قال اللہ تعالیٰ

اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللہِ

# الخُطَبُ المأثُورۃ

مع رسالۃ

# تحقیقُ الخُطبہ

تالیف حضرت العلامہ مولانا الحاج شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی عم فیضہ (شارح صحیح مسلم شریف)
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت

ومع رسالۃ

# الاجوبۃ العجیبۃ فی خطبۃ غیر العربیۃ

تالیف جناب مستطاب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی مفتی دار العلوم دیوبند عم فیضہ

---

شائع کردہ دار الکتب جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

(۱۳۵۵ھ) مدینہ پریس بجنور (۱۹۳۶ء)

# تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ صاحب قدس سرہ نے عرصہ ہوا ایک کتاب "عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام" تالیف فرمائی تھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، نزول اور بعد نزول کے حالات متون قرآن مجید، احادیث صحیحہ، آثار صحابہ، تابعین اور علماء سلف وخلف کے اقوال کی روشنی میں بہت ہی کافی ووافی بسط وتفصیل سے تحریر فرمائے تھے اور اس جلیل القدر اور اولو العزم پیغمبر کے امتیازی حالات وسوانح ایسی عمدگی سے یکجا کردیئے تھے کہ اس بارے میں اسلام کا تمام تر لٹریچر سامنے آجاتا ہے۔

پھر یہ کہ ان مباحث میں محض نقول اور انکی تشریحات ہی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ ہر چیز عقلی پیرایہ میں بھی نہایت دلنشین طرز میں ادا کی گئی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر اسلام کے تمام اصولی مسائل مہمہ کو ایسی جامعیت وتحقیق کے ساتھ مدون کردیا جائے تو اسلامی مسائل پر آئے دن جو منکرین ومعاندین کے اعتراضات وشبہات قائم ہوتے رہتے ہیں ان کا سلسلہ قطعاً موقوف ہوجائے اور کسی منصف مزاج شخص کو اسلام اور اسکے مقدس وبرتر اصول سے انکار وانحراف کی گنجائش باقی نہ رہے۔

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے اس کتاب کو عربی زبان میں لکھا تھا اور اسکی عربیت اسقدر شیریں اور فصیح وبلیغ ہے کہ عربی ادب کا ذوق رکھنے والے اسکو بار بار پڑھتے اور ہر مرتبہ پہلے سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کی عادت تھی کہ جب کسی مسئلہ پر قلم اٹھاتے تھے تو اسکو تحقیق وتدقیق اور ہر جہت عقل ونقل کے اعتبار سے انتہائی مدارج پر پہونچا دیا کرتے تھے اور اسکے ضمن میں بہت سے دوسرے مسائل مہمہ پر بھی شرح وبسط سے کلام فرماتے تھے چنانچہ یہ کتاب بھی اس کلیہ سے خالی نہیں ہے۔

قرآن مجید واحادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشمار حقایق ونکات ایسی خوبی سے بیان فرمائے ہیں کہ ناظرین کے دلوں میں اترتے چلے جاتے ہیں اور کلام الٰہی کے اعجاز وارشادات نبویہ کی حقانیت وصداقت کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔

ہم نے جو کچھ اوپر لکھا ہے وہ کتاب کی بیشمار خوبیوں کو ادا کرنے سے قطعاً قاصر ہے اور یہاں مقصود انکا احصاء ہے بھی نہیں کیونکہ کتاب مذکور مقبولیت تامہ حاصل کرچکی ہے اور نہ صرف ہندوستان کے اہل علم بلکہ مصر وشام کے علماء نے بھی اسکو حد درجہ پسند کیا ہے اور اپنے حلقہ اثر میں اسکی اشاعت کی ہے یہ کتاب مرزائیوں کے دونوں فرقوں (دمشقی ولندنی) کے دجل وزندقہ کے مقابلہ میں بھی کامیاب ترین حربہ ہے اور سالہا سال کی مساعی ناکام کے باوجود بھی وہ اسکے دلائل وبراہین کا جواب نہیں پیش کرسکے۔

نیز ہم اپنے علم وتجربہ کے مطابق کہہ سکتے ہیں کہ جن علماء نے حضرت شاہ صاحب کی اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے وہ مرزائیوں کے مقابلہ میں ہمیشہ کامیاب رہے ہیں۔ اور انکو احقاق حق وابطال باطل میں کوئی دقت ودشواری پیش نہیں آئی۔

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے اپنی اسی مشہور ومعروف کتاب پر شائع ہونے کے بعد سے مزید افادات کا اضافہ فرمایا تھا اور کئی سال تک اس پر مفید وضروری حواشی اور تعلیقات تحریر فرماتے رہے۔ مجلس علمی نے ان فیوض وافادات کو بھی اہل علم کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے علیحدہ رسالہ کی صورت میں "تحیۃ الاسلام" کے نام سے طبع کرادیا ہے۔ جن حضرات کے پاس "عقیدۃ الاسلام" موجود ہے انکو چاہئے کہ "تحیۃ الاسلام" منگاکر عقیدہ کو مکمل کرلیں اور ان افادات جدیدہ سے بھی مستفید ہوکر محظوظ ہوں جن حضرات کے پاس عقیدہ بھی نہیں پہونچا ہے آن کو دونوں کتابیں ساتھ طلب کرنی چاہئیں۔

حضرت شاہ صاحب نے "تحیۃ الاسلام" کے آخر میں متعدد آیات قرآنی متعلقہ حیات کی مکمل ومفصل تفسیر بھی تحریر فرمائی ہے اور اسکے ساتھ حضرت علام کا قلمی رسالہ "ایناس باجار باتیان الیاس" بھی منضم کردیا گیا ہے۔

عقیدۃ الاسلام کی ضخامت ۲۱۲ صفحات ہے اور قیمت عہ۔ تحیۃ الاسلام کی ضخامت ۱۵۰ صفحات ہے اور قیمت ۱۲ر

(نوٹ) ہر دو کتابیں بہت عمدہ کاغذ ودیدہ زیب طباعت کیساتھ آراستہ ہیں یکجا دونوں کو طلب کرنے پر مناسب رعایت بھی کی جائے گی۔

# فہرست مجموعۃ الخطب المأثورہ

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| "عرضداشت" | ۲ |
| استفتاء دربارۂ عربیت خطبہ | ۳ |
| جواب از مصنف "تحقیق الخطبہ" متعلق عربیت خطبہ | ۴ |
| خطبہ کی حقیقت فقہاء کی نظر میں | ۵ |
| خطبہ کی حقیقت لغۃً وشرعًا | ۷ |
| بلادِ عجم وعرب میں عربیت خطبہ بزمانہ صحابہ وتابعین، اور شاہ ولی اللہؒ کی تصریح | ۱۰ |
| شریعت بیضا میں مضمون کے ساتھ الفاظ وعبارات کی بھی انتہائی نگہداشت کیگئی ہے | ۱۱ |
| عقلی حیثیت سے بھی خطبہ عربی ہی میں ہونا چاہیے | ۱۲ |
| جواب استفتاء از مصنف متعلق دیگر سوالات | ۱۴ |
| استفتاء دیگر متعلق عربیت خطبہ | ۱۶ |
| جواب از مصنف رسالۃ "الاجوبہ" | 〃 |
| خطبہ کے ارکان وآداب | ۱۷ |
| خطبہ کی اصل حقیقت ذکر ہے | 〃 |
| خطبہ جمعہ غیر عربی میں جائز نہیں اور اسکا مفصل ومدلل اثبات | ۱۸ |
| ایک شبہ اور اس کا ازالہ | ۲۳ |
| زبان کا اثر معاشرت، اخلاق اور دین پر | ۲۵ |
| ہندوستان میں زبان انگریزی کی ترویج اور اس کا سیاسی مقصد ؟ | ۲۶ |
| نماز، اذان اور خطبہ وغیرہ کو عربی میں رکھنے کا مذہبی وسیاسی مقصد؟ | ۲۷ |
| خطبہ جمعہ میں سیاست کا مظاہرہ | ۲۸ |
| عربی زبان کے آثار خاصہ اور بعض یورپین مورخین کا اعتراف | ۲۸ |
| خطبہ جمعہ وعیدین میں فرق | ۲۹ |
| خلاصہ احکام الخطبہ | ۳۱ |
| تقریظ حضرت مولانا تھانوی مدظلہ | ۳۲ |
| خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم | ۳۳ |
| خطبہ سیدنا یحیی علیہ السلام | ۴۶ |
| خطب سیدنا ابی بکر الصدیق رض | ۴۷ |
| خطب سیدنا عمر بن الخطاب رض | ۵۱ |
| خطبہ سیدنا عثمان رض | ۵۹ |
| خطب سیدنا علی رض | ۶۰ |
| خطبہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رض | ۶۳ |
| خطبہ الفقیہ ابی اللیث رح | ۶۴ |
| خطبۃ الشاہ ولی اللہ رح | ۶۵ |
| 〃 الشاہ محمد اسماعیل الشہیدؒ | ۶۸ |
| خطبۃ النعت | ۷۱ |
| خطبہ مولانا شبیر احمد العثمانی مدظلہ | ۷۴ |
| خطبہ عید الفطر | ۷۶ |
| 〃 عید الاضحیٰ | ۸۰ |
| 〃 الاستسقاء | ۸۴ |
| 〃 النکاح | ۸۵ |
| ہدایت متعلق نکاح | ۸۶ |
| خلاصہ احکام صدقۂ فطر | ۸۷ |
| 〃 〃 قربانی | ۸۸ |

# عرضداشت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا۔ اما بعد، اگرچہ "مجموعۂ خطب" کے نام سے اس وقت تک بہت سے خطبے طبع ہو چکے ہیں لیکن ضرورت تھی کہ ایک ایسا مجموعہ مرتب کیا جائے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خطبات ماثورہ یکجا ہوں اور خلفائے اربعہ نیز بعد کے دیگر اجلائے امت کے بھی منتخب خطبے جمع کر دیے جائیں۔ پھر چونکہ اس زمانہ میں بعض جدت نواز طبائع کا رجحان اس طرف بھی پایا جاتا ہے کہ "خطبہ جمعہ" عربی زبان میں ہونا ضروری نہیں، بلکہ ہر زبان میں درست ہے، حالانکہ ایسا خیال ملت حنیفیہ بیضاء کے شعار کے سراسر خلاف ہے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ اس موضوع پر بھی ایک سیر حاصل بحث کو شروع میں درج کر دیا جائے چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے "دو" نہایت بلند پایہ اور محققانہ مضامین درج کیے جاتے ہیں۔

پہلا مضمون لسان العصر حضرت العلامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کا ہے جو "تحقیق الخطبۃ" کے نام سے کئی بار طبع ہو کر مقبولیت خاصہ عامہ حاصل کر چکا ہے، اور جس کا غایت درجہ میں مفید و اہم ہونا محتاج بیان نہیں ہے۔

دوسرا مضمون مخدوم و محترم جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ مدرس و مفتی دار العلوم دیوبند کا ہے، جو حال ہی میں "الجوبۃ" کے نام سے علیحدہ بھی طبع ہو کر بہت ہی مفید و بصیرت افروز ثابت ہوا ہے مولانا موصوف نے اس مضمون کی اجازت اشاعت مرحمت فرما کر نہ صرف ہم کو بلکہ کل مستفیدین امت کو ممنون فرمایا ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

الافقر الاحقر

خادم الملۃ الاحقر سید محمد احمد رضا عفا اللہ عنہ وعن والدیہ
ناظم مجلس علمی و خادم طلبہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (سورت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تحقیق خطبہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں۔

(۱) زید کہتا ہے کہ خطبۃ الجمعۃ والعیدین بزبان عربی مسنون ہے۔ زبان اردو یا دیگر غیر عربی زبانوں میں خطبہ پڑھنا سنت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مجتہدین، محدثین، فقہائے امت کے طرز عمل کے خلاف ہے۔

(۲) عمرو کا دعویٰ ہے کہ خطبہ مذکور سامعین کی زبان میں ہونا چاہیے خواہ زبان اردو ہو یا فارسی، عربی ہو یا ترکی، جاپانی ہو یا انگریزی۔ اور خطبہ کو سامعین کی زبان میں پڑھنا ہی عین ادائے سنت ہے کیونکہ خطبہ کی غرض وعظ و تذکیر اور احکام کا سنانا ہے اور یہ غرض زبان مروجہ ہی میں خطبہ پڑھنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

عمرو یہ سوال بھی پیش کرتا ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد جو خطبہ بزبان عربی پڑھا جاتا ہے اس کے پڑھتے وقت خطیب کے مخاطب آیا وہ انسان ہوتے ہیں جن کی طرف منہ کرکے وہ کھڑا ہوتا ہے یا اور کوئی مخلوق اور یہ کہ عیدین کے متعلق جو مسائل و احکام بیان کرتا ہے اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو مسائل و احکام سے آگاہی ہو یا اس کے سوا کچھ اور۔

عمرو اپنے دعوے پر حسب ذیل کتب لغت، احادیث، فتاویٰ سے استدلال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مصباح المنیر میں ہے فیقال فی المواعظ خطب القوم۔ غیاث اللغات میں ہے خطبہ آنچہ الحمد و نعت خطاب و نصیحت و وعظ بخلق اللہ باشد۔ کتاب ترغیب و ترہیب میں ابن ماجہ سے بسند حسن منقول ہے کہ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ یوم الجمعۃ تبارک وھو قائم یذکر بایام اللہ۔ فتاوی عالمگیری میں خطبہ کی سنتوں میں وعظ کرنا اور سمجھانا تحریر کیا ہے۔ وقال صاحب۔

يسمى خطبة

ضروری ہے جس کو خطبہ کہہ سکیں۔

فتح القدیر میں ذکر طویل کی شرح میں لکھا ہے۔

قيل اقله عندهما قدر التشهد

کہا گیا ہے کہ ذکر طویل کا کمتر درجہ صاحبین کے نزدیک یہ ہے کہ تشہد کی قدر ہو

اور علامہ ابن عابدین نے رد المحتار میں اسی قول کے تحت میں لکھا ہے۔

في العناية وهو مقدار ثلث آيات عند الكرخي وقيل مقدار التشهد

عنایہ میں ہے کہ ذکر طویل کی مقدار کرخی کے نزدیک تین آیتوں کی قدر ہے بعض نے کہا کہ تشہد کے قدر۔

اور علامہ سید مرتضیٰ زبیدی حنفی احیاء العلوم کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔

وعن ابي حنيفة يصح الاقتصار في الخطبة على ذكر خالص لله تعالى نحو تسبيحة او تهليلة او تكبيرة مع الكراهة وهي التي يعتد بها ويجزئ هذا الذكر عن خطبتين ولا يحتاج الى تسبيحتين وعن مالك روايتان كالمذهبين وقال ابو يوسف ومحمد لا بد من ذكر طويل يسمى خطبة قيل واقله قدر التشهد الى قوله عبده ورسوله حمد وصلوة و دعاء للمسلمين الخ

شرح احیاء العلوم مطبوعہ مصر جلد ثالث صـ ۲۲۶

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خطبہ میں خالص ذکر پر اکتفا کرنا جائز ہے۔ مثل ایک دفعہ تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنے یا تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنے اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے کے مگر کراہت کے ساتھ اور یہی مقدار وہ ہے جس کا خطبہ میں اعتبار ہو اور اس قدر ذکر دونوں خطبوں کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ دو خطبوں کے لیے دو دفعہ تسبیح کرے۔ امام مالک سے دونوں مذہبوں کے موافق دو روایتیں ہیں امام ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہیں کہ ذکر طویل ہونا چاہیے جو خطبہ کہا جا سکے بعض نے کہا کہ ذکر طویل کی مقدار تشہد کی قدر ہے ”عبدہ ورسولہ“ تک۔ کہ اس میں حمد و صلوٰۃ بھی ہے۔ اور مسلمانوں کے لیے دعا بھی۔

اس طرح کی سیکڑوں عبارتیں کتب فقہ میں موجود ہیں جن کا استقصا بیفائدہ ہے لیکن اب بعض ایسے اقوال نقل کرتا ہوں جن سے یہ ثابت ہوگا کہ خطبہ کی اصل حقیقت شرعاً و لغۃً مطلق ذکر سے زیادہ نہیں ہے بلکہ لغۃً تو ذکر اللہ کی بھی تخصیص نہیں مطلق کلام کو خطبہ کہتے ہیں۔ اگرچہ عرف عام میں بعض دوسرے امور بھی جو کہ سنت کے درجہ میں ہیں اسکی ماہیت میں شامل کر لیے گئے ہوں۔ مجمع البحار میں ہے۔

خطب خطبة بالكسر والاسم ايضا بالكسر فاما بالضم فمن القول والكلام انتهى۔

خطب خطبۃ بکسر الخاء یعنی مصدر خطبہ کا خاء کے کسرہ کے ساتھ ہے اور اُس کا اسم بھی خطبہ کی خاء کے کسرہ کے ساتھ ہے اور خطبہ کو خاء کے ضمہ کے ساتھ پڑھیں تو اس کے معنی گفتگو اور کلام کے ہونگے۔

ذرا اور آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

وفيه وانا خطيبهم اذا انصتوا اي انا المتكلم من الناس حين سكتوا عن الاعتذار فاعتذر بهم ولم يؤذن لغيري في التكلم۔ انتهى۔

اور میں اُنکا خطیب ہوں جبکہ وہ سکوت اختیار کریں یعنی تمام لوگوں میں کلام کرنیوالا میں ہی ہوں گا۔ جبکہ وہ اپنا عذر پیش کرنے سے ساکت ہونگے میں اُنکی طرف سے عذر پیش کرونگا سوا میرے کسی کو بولنے کی اجازت نہوگی۔

شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں۔

ولان المنصوص عليه الذكر قال الله تعالى فاسعوا الى ذكر الله وقد بينا ان الذكر بها اي بالخطبة ثبت بالنص والذكر يحصل بقول الحمد لله فما زاد عليه شرط الكمال لا شرط الجواز وهو نظير ما قال ابو حنيفة ان فرض القرأة يتادى بآية واحدة انتهى۔ (مبسوط جلد ثانی صـ۳۰ مصری)

اس لیے کہ نص سے ذکر ہی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خدا کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اور یہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ خطبہ کے ساتھ ذکر نص سے ثابت ہے اور ذکر الحمد للہ سے بھی حاصل ہوجاتا ہے۔ اس سے زائد کمال کی شرط ہے نہ کہ جواز کی۔ اور یہ نظیر ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے اس قول کی کہ فرض قراءۃ یعنی نماز میں ایک آیت سے ادا ہوجاتا ہے۔

اور علامہ سید مرتضیٰ زبیدی حنفی صاحب تاج العروس فی شرح القاموس تحریر فرماتے ہیں۔

ودليل ابي حنيفة قوله تعالى فاسعوا الى ذكر الله فلم يفصل بين كونه ذكرا طويلا اولا فكان الشرط الذكر التام بالدليل القاطع غير ان المأثور عنه صلى الله عليه وسلم اختيار [illegible] انتهى

امام ابوحنیفہ کی دلیل ارشاد خداوندی فاسعوا الی ذکر اللہ ہے۔ اس میں آیۃ قرآنی میں [illegible] کہ ذکر طویل ہو یا مختصر تو اب شرط جواز ذکر تام ہوگا اس قطعی دلیل سے مگر ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ایسا ہے کہ آپ ذکر [illegible]

الذکر المسمی بالخطبۃ والمواظبۃ علیہ فکان ذلك واجبًا وسنۃ لا انہ الشرط الذی لا یجزی غیرہ اذ لا یکون بیانًا لان الدلیل وھو لفظ الذکر المامور بالسعی الیہ لیس مجملًا لیفتقر فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم بیانًا للمجمل فلم یکن فرضًا تنزیلا للمشروعات علی حسب ادلتھا ویؤیدہ ما رواہ قاسم ابن ثابت السرقسطی فی غریب الحدیث عن عثمان رضی اللہ عنہ انہ صعد المنبر فقال الحمد للہ فارتج علیہ فقال ان اول کل مرکب صعب وان ابا بکر وعمر کانا یعدان لھذا المقام مقالا وانتم الی امام فعال احوج منکم الی امام قوال وان اعش تأتکم الخطبۃ علی وجھھا ان شاء اللہ تعالی و استغفر اللہ لی ولکم ونزل وصلی ولم ینکر علیہ احد منھم فکان اجماعًا منھم علی عدم اشتراطھا وعلی ان الحمد للہ یسمی خطبۃ لغۃً وان لم یسم بہ عرفا واللہ اعلم۔ انتہی۔

(شرح الاحیاء مصری جلد ثالث، صـ ۲۴۶)

میں سے ایک فرد کو اختیار فرماتے یعنی ذکر طویل کو جس کو خطبہ اور موعظت کہتے ہیں اور اسی پر مداومت بھی آپ نے کی تو یہ ذکر طویل واجب ہوگا یا سنت۔ یہ نہ ہوگا کہ سوائے ذکر طویل کے اور کوئی کافی نہ ہو۔ اور یہ آپ کا دائمی عمل بیان نہ ہوگا کیونکہ دلیل یعنی لفظ ذکر جس کا خطبہ میں حکم ہے مجمل نہیں ہے کہ آپکا فعل اُسکے لیے بیان ٹھہرے۔ پس ذکر طویل فرض نہ ہوگا۔ یہ فرق ہم نے اس لیے کیا ہے کہ تمام احکام کو ادلہ کے موافق اپنے اپنے درجہ میں رکھا جائے اور اُسکی تائید اُس روایت سے ہوتی ہے جو قاسم بن ثابت سرقسطی نے غریب الحدیث میں حضرت عثمان سے روایت کی ہے کہ آپ منبر پر تشریف لے گیے اور الحمد للہ کہنے پائے تھے کہ آگے نہ چل سکے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اول ہر سواری سخت ہوتی ہے۔ ابوبکر و عمر اس موقع کیلیے کلام تیار کرکے لاتے تھے۔ اور تم بہ نسبت گویا اور لسان خطیب کے ایسے امام کے زیادہ محتاج ہو جو کام کرنیوالا ہو اور اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ تعالی تم خطبے بھی اسی طریقہ سے سنو گے۔ میں خدا تعالی سے تمہارے اور اپنے لیے استغفار کرتا ہوں۔ یہ فرما کر منبر سے نیچے اتر آئے اور نماز پڑھائی۔ صحابہ میں سے کسی نے اس پر انکار نہیں کیا۔ تو اب یہ اجماع ہوگیا اس پر کہ ذکر طویل خطبہ کیلیے شرط نہیں ہے اور اس بات پر کہ الحمد للہ بھی لغت کے اعتبار سے خطبہ ہے اگرچہ عرف میں اس کو خطبہ نہ کہتے ہوں۔ واللہ اعلم۔

اسی کے قریب ابن ہمامؒ فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔

فكان اجماعًا منهم اما على عدم اشتراطها واما على كون الحمد لله ونحوها تسمى خطبة لغةً وان لم تسم به عرفًا ۔

پس یہ اجماع ہوگیا صحابہ کا یا تو اس بات پر کہ ذکر طویل شرط نہیں ہے یا اس بات پر کہ الحمد للہ اور اس کے مثل لغت کے اعتبار سے خطبہ ہیں۔ اگرچہ عرف کے اعتبار سے اس کا نام خطبہ نہ ہو۔

چند سطور کے بعد فرماتے ہیں:۔

والخطاب القرآنی انما تعلقه باعتبار المفهوم اللغوی لان الخطاب مع اهل تلك اللغة بلغتهم يقتضی ذلك ولان هذا العرف انما يعتبر فی محاورات الناس بعضهم ببعض للدلالة على غرضهم فاما فی امر بين العبد وربه تعالے فيعتبر فيه حقيقة اللفظ لغةً ۔

اور خطاب قرآنی کا تعلق مفہوم لغوی کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ اس لیے کہ کسی قوم کی زبان میں خطاب کرنا اسی امر کو مقتضی ہے اور اس لیے کہ عرف کا اعتبار لوگوں کے باہمی محاورات میں ہوتا ہے جو اُن کی غرض پر دلالت کرے لیکن جو امر کہ بندے اور خدا تعالے کے درمیان ہو اُس میں حقیقت لفظ کا باعتبار لغت کے اعتبار ہوتا ہے۔

پس جبکہ ان تمام اقوال مذکورۂ بالا سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اصل خطبہ مطلق ذکر ہے۔ اور خطبہ سے مقصود حقیقی اور بالذات ذکر کے سوا اور کچھ نہیں۔ تو عمرو کا یہ دعوی کہ خطبہ کی غرض وعظ و تذکیر اور احکام کا سنانا ہے، اور یہ غرض زبان مروجہ میں ہی خطبہ پڑھنے سے حاصل ہوسکتی ہے بالکل صحیح نہیں ہے اور جو شواہد اُس نے کتب فقہ و لغت سے پیش کیے ہیں وہ عبارات مذکورہ بالا سُننے کے بعد کسی فہیم کے نزدیک مثبت مدعا نہیں۔ کیونکہ ہم ہر طرح سے بتلا چکے ہیں کہ خطبہ اصل لغت و شرع میں محض ذکر کا نام ہے لیکن عرف عام اور رواج متعارف کی وجہ سے گاہ بگاہ اس کا اطلاق تجوزًا محض موعظت و تذکیر پر بھی کردیا جاتا ہے۔ اور یہ ایسا ہے جیسا کہ ہمارے محاورات کے موافق اگر کوئی شخص قرآن شریف کی ایک دو آیتوں کا ترجمہ چند سامعین کے روبرو کردے یا وہ ایک دو مسئلہ فقہی بیان کرکے چلا جائے تو کوئی اُس کو یہ نہیں کہتا کہ اُس نے وعظ کہا۔ کیونکہ عرف عام میں اب وعظ کے لیے چند خصوصیات ٹھہر گئے ہیں کہ اُن کے بغیر عوام ہر ایک پند و نصیحت کو وعظ نہیں سمجھتے۔

پس جب خطبہ اصل میں محض ذکر کا نام ہوا تو اس کی ضرورت نہیں رہی کہ خطیب بعض سامعین کی رعایت سے قرآن اور رسول ؐ اور اہل جنت کی زبان کو چھوڑ کر انگریزی اور جاپانی میں خطبہ پڑھے۔ اور اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ خطبہ سے اصل مقصود وعظ و تذکیر ہے۔ تو جبکہ قرآن شریف جو کہ امیین اور آخرین منہم لما یلحقوا بہم کیلیے اتارا گیا ہے اور جس کے اتارنے والے نے اسکے حق میں صاف کہہ دیا ہے لیکون للعالمین نذیرا اور جس سے مقصود سوائے تبلیغ عام اور احکام عامہ سنانے کے اور کچھ نہیں ہے۔ وہ اس لیے عربی زبان میں اترا کہ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ اور تمام عجمیوں کے ذمہ یہ فرض ہوا کہ وہ جس طرح ممکن ہو اس کو پڑھیں اور سیکھیں، تو اگر فقہائے کرام خطبہ کی نسبت بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بلکہ تمام سلف و خلف کے عمر بھر کے تعامل کو دیکھ کر یہ حکم لگا دیں کہ وہ مسلمانوں کی سرکاری زبان میں ہی ہونا چاہیے تو کیا بعید ہے مسلمانوں کا فرض منصبی ہوگا کہ اگر وہ اس وعظ و پند سے متمتع ہونا چاہتے ہیں تو اس سرکاری زبان (عربی) کو سیکھیں۔ یا جاننے والوں سے دریافت کر لیں یا کم از کم خطبہ کا ترجمہ ہی یاد رکھیں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فارس میں تشریف لاکر خطبہ فارسی زبان میں نہیں بلکہ عربی زبان میں پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے موطأ کی شرح میں تحریر فرمایا ہے۔ اور شاید اسی لیے امام رافعی نے جو کہ اعیان شوافع میں سے ہیں کہا ہے کہ۔ وهل يشترط كون الخطبة كلها بالعربية وجهان الصحيح اشتراطه فان لم يكن فيهم من يحسن العربية خطب بغيرها ويجب عليهم التعلم والا عصوا ولا جمعة لهم (منقول عن شرح الاحياء للسيد مرتضى الزبيدي جلد ثالث ص ۲۳۲) اور یہی وجہ ہے کہ صاحبین رحمۃ اللہ علیہما قادر علی العربیہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ اگر وہ کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھے تو صحیح نہیں۔ امام صاحب اگرچہ صحیح کہتے ہیں لیکن پسندیدہ انکے نزدیک بھی یہی ہے کہ عربی میں پڑھا جائے۔

درمختار میں شروع فی الصلوٰۃ کے متعلق یہی خلاف نقل کرکے لکھا ہے وعلى هذا الخلاف الخطبة وجميع اذكار الصلوة۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جب کوئی مضمون کسی عبارت میں ادا کیا جائے تو مضمون کے ساتھ الفاظ اور انکی ترکیب بھی شرعاً و عقلاً و عرفاً کے اعتبار سے ایک بڑی حد تک قابل رعایت ہوتی ہے۔ قرآن شریف تو کلام الٰہی ہے اس کے مضامین کی موافقت کے ساتھ اس کے کسی ایک لفظ اور کلمہ شوشہ

کو کوئی بڑے سے بڑا نبی اور فرشتہ بھی تبدیل نہیں کرسکتا۔ اور اگر اس کی تھوڑی سی بھی اجازت ہوتی تو یقیناً اس ترمیم و تغیر کا سلسلہ نالائقوں کے ہاتھوں سے اس حد پر جاکر منتہی ہوتا جہاں آج کتب عہد عتیق اپنے مترجمین اور ترجموں پر قناعت کرنیوالے پیروؤں کی مسلسل مساعی کی بدولت نظر آرہی ہیں۔

اس لیے ائمہ اسلام نے تو قرآن شریف سے بھی گذر کر رسول اکرم (فداہ ابی وامی) کے کلام میں بھی اس درجہ احتیاط کو کام فرمایا ہے کہ وہ تا امکان حدیث کی روایت باللفظ ہی کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں کہیں ایسا نہ کرسکیں تو بسا اوقات او کما قال کہہ کر فارغ الذمہ ہوجاتے ہیں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ یہ روایت کی کہ بنی الاسلام علی خمسة ان یوحد اللہ واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة وصیام رمضان والحج مجلس میں ایک شخص نے اس کو یوں ادا کیا والحج وصیام رمضان تو ابن عمر نے فرمایا کہ نہیں وصیام رمضان والحج هكذا سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو ایک دعا تلقین فرمائی اس میں ونبیك الذی ارسلت یہ الفاظ بھی تھے اس نے اس کے بجائے ورسولك الذی ارسلت پڑھا تو جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے آپ نے اس پر انکار فرمایا اور ونبیك الذی ارسلت کو پھر دوہرا دیا۔ ایک خطیب نے آپ کے عہد مبارک میں ومن یعصهما فقد غوی بجائے ومن یعص اللہ ورسولہ کے کہا تو آپ کی جناب سے اس کو بئس الخطیب کا خطاب ملا۔

ان چند نظائر سے جو نمونہ کے طور پر پیش کی گئی ہیں یہ خوب واضح ہوتا ہے کہ شریعت نے مضمون کے ساتھ ساتھ الفاظ وعبارات کی بھی انتہا درجہ تک نگہداشت کی ہے اور ان کو محض لغو اور بیکار چیز نہیں تصور کیا ہے۔ اس لیے نہایت ضرور ہے کہ ہماری نمازوں اور ہمارے خطبوں وغیرہ میں بھی الفاظ وعبارات منقولہ کی علی حسب تفاوت الدرجات کامل نگرانی کیجائے خصوصاً خطبة الجمعہ میں جس کو محققین نے بعض حیثیات سے دو رکعت ظہر کا قائم مقام قرار دیدیا ہے۔ چنانچہ قدمائے مشائخ حنفیہ میں سے بھی بعض حضرات کا یہ قول مبسوط سرخسی میں منقول ہے۔ قال بعض مشائخنا الخطبة تقوم مقام ركعتين ولهذا لا تجوز الا بعد دخول الوقت۔

اگرچہ خود امام سرخسی رحمہ کے نزدیک یہ قول اصح ہے، یہ زیادہ صحیح نہیں کہ خطبہ میں استقبال قبلہ نہیں ہوتا اور نہ اثنائے خطبہ میں کلام کرنا اس کے لیے قاطع ہوتا ہے، اور نہ اس کے لیے وضوء شرط ہے

لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر نائب و منیب میں ایسی بجمیع الوجوہ مشاکلت شرط ہو تو شاید تیمم بھی وضو اور غسل کا خلیفہ نہ بن سکے اور نہ جنازہ کی چار تکبیریں چار رکعتوں کی قائم مقام ہو سکیں حالانکہ خود امام ممدوح نے اس کا اعتراف فرمایا ہے۔ بہرحال محققین نے اسی کو اپنے موقع میں مرجح سمجھا ہے کہ خطبہ جمعہ دو رکعت ظہر کے قائم ہے اس اعتبار سے اس میں عربی زبان کی رعایت اور بھی اہم ہوئی جاتی ہے

ادھر عقلی حیثیت سے بھی یہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ جو کہ بہت بڑا شعار اسلام ہے عربی ہی میں پڑھا جاوے۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اقوام عالم میں سے کسی قوم کو جب خدا تعالیٰ دنیا میں ترقی عنایت فرماتا ہے تو اس کے تمدن کے سامنے تمام دوسری اقوام کی گردنیں طوعاً و کرہاً جھک جاتی ہیں اور اس کے آثار قاہرہ کا تسلط خود بخود ہی نوع انسان کی حالتوں پر قائم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قوم چلی جاتی ہے لیکن اس کے آثار نہیں جاتے اور وہ مٹ جاتی ہے مگر اس کی یادگاریں نہیں مٹتیں پس جبکہ مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے عرب سے نکل کر چار دانگ عالم میں اپنے مذہب کی منادی کرنے کے لیے بڑھے تو انکا عظیم الشان تمدن بھی اُن کے ساتھ ساتھ چلا۔ اور جہاں جہاں اُن کے مبارک قدم پہنچ گیے تو اُن کی حکومت کے ساتھ اُن کا مذہب اور اُنکا تمدن بھی اپنے قدم جماتا گیا۔ اکثر بڑی بڑی اقلیموں کے تمدنوں کو مٹا کر اسلامی تمدن نے ان کی جگہ لے لی۔ زبان چونکہ سیاست تمدن کے ماہرین کے نزدیک انسانی تمدن کا ایک جزو اعظم ہے اس کی وسعت اثر کو کسی قوم کی ترقی و تنزل کو جانچنے میں بہت زیادہ دخل ہے اور مسلمانوں کی مذہبی زبان عربی ہے (جس کو ہم اس وجہ سے کہ اُنکا مذہب ہی اُنکی قومیت ہے انکی قومی زبان بھی کہہ سکتے ہیں) قدرتی طور پر کچھ قبولیت عامہ حاصل کرنے کی استعداد بہت زیادہ رکھتی چنانچہ جب عربوں کا گذر کسی ملک پر ہوا تو یہ نہایت حیرت سے دیکھا جاتا ہے کہ اُنکی قومی اور مذہبی زبان عربی وہاں ایسی مقیم ہوئی کہ اُن کے رخصت ہونے کے بعد بھی اُس نے اپنی حکومت وہاں سے نہیں اُٹھائی۔

ڈاکٹر گستاولی بان کہتا ہے کہ زبان عربی کی نسبت ہم کو وہی کہنا ہے جو ہم نے مذہب عرب کی نسبت کہا ہے یعنی جہاں پہلے ملک گیر اپنی زبان کو مفتوحہ ممالک میں جاری نہ کر سکے تھے عربوں نے اس میں کامیابی حاصل کی اور مفتوحہ اقوام نے ان کی زبان کو بھی اختیار کر لیا۔ یہ زبان ممالک اسلامی میں اس درجہ پھیل گئی کہ اس نے یہاں کی قدیم زبانوں یعنی سریانی، قبطی، یونانی، بربری وغیرہ کی جگہ لے لی۔ ایران میں بھی ایک مدت

تک عربی زبان قائم رہی اور اگرچہ اُس کے بعد زبان فارسی کی تجدید ہوئی لیکن اس وقت تک علما کی تحریریں اسی زبان میں ہوتی تھیں۔ ایران کے کل علوم و مذہب کی کتابیں عربی ہی میں لکھی گئی ہیں۔ ایشیا کے اس خطہ میں زبان عربی کی وہی حالت ہے جو ازمنۂ متوسطہ میں زبان لاطینی کی حالت یورپ میں تھی۔ ترکوں نے بھی جنھوں نے عربوں کے ملک فتح کیے اُنھی کی طرز تحریر اختیار کرلی اور اس وقت تک ترکوں کے ملک میں کم استعداد لوگ بھی قرآن کریم کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔

یورپ کی لاطینی اقوام کی البتہ ایک مثال ہے جہاں عربی زبان نے انکی قدیم السنہ کی جگہ نہیں لی۔ لیکن یہاں بھی اُنھوں نے اپنے تسلط کے بیّن آثار چھوڑے ہیں۔ موسیو ڈوزی اور موسیو انگلمین نے ملکر زبان اندلس اور پرتگال کے اُن الفاظ کی جو عربی سے مشتق ہیں ایک لغت تیار کرلی ہے۔ فرانس میں بھی عربی زبان نے بڑا اثر چھوڑا ہے۔ موسیو سدی یو نہایت درست لکھتے ہیں کہ ادورن اور شونژین کی زبانیں بھی عربی الفاظ سے زیادہ معمور ہوگئی ہیں اور انکے ناموں کی صورت بھی بالکل عربی ہے۔ فرانسیسی زبان کے ایک لغت نویس جنھوں نے الفاظ کا اشتقاق دیا ہے لکھتے ہیں کہ جنوبی فرانس میں عربوں کے قیام کا کوئی اثر نہ محاورات پر رہا ہے نہ زبان پر۔ جو فہرست اوپر لکھی جاچکی ہے اُس سے معلوم ہوگا کہ اس رائے کی کس قدر وقعت ہے۔ نہایت تعجب کی بات ہے کہ اب بھی ایسے تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں جو اس قسم کے مہمل اقوال کا اعادہ کرتے ہیں، انتہی۔ خیال کرو کہ اگر اگلے زمانہ کے مسلمان بھی ہماری طرح یہی رائے رکھتے ہوتے کہ خطبہ جس زبان میں چاہو پڑھو اور نماز جس لغت میں مناسب سمجھو ادا کرو اور قرآن و حدیث وغیرہ کے مفرد و مرکب الفاظ سے قطع نظر کرکے محض اُس کے مضامین و احکام سے سروکار رکھو تو کیا واقعی مسلمانوں کے عروج و فروغ کی یہ عبرت انگیز کہانی جس کے بیان میں ایک نصرانی مورخ اتنا رطب اللسان ہے۔ دنیا میں آج باقی رہتی اور اسلام کی نہیں بلکہ اُسکی اصلی ہیئت کی اس آن بان کو جو اس وقت بھی ویران کھنڈروں میں اپنی پرانی شان دکھا رہی ہے کسی مسلم یا کافر کی آنکھیں دیکھ سکتیں۔ سچ یہ ہے کہ ہم نے قرآن شریف یا حدیث یا خطبہ وغیرہ عربی زبان میں پڑھ لینے کو آج تک کلمۃ الاسلام کے اتحاد میں کچھ بھی موثر نہیں سمجھا۔ حالانکہ اس ذرا سی بات کی قدر و قیمت فرانس کے اس عیسائی مورخ سے پوچھو جو اپنے مزا دینے والے لہجہ میں کہتا ہے کہ ان مختلف اقوام عالم میں جو اسلامی قانون کے پابند ہیں دو چیزوں نے باہم اتفاق پیدا کر رکھا ہے اولاً زبان عربی اور ثانیاً بیت اللہ جہاں تمام عالم کے مسلمانوں کو یکجا ہونا پڑتا ہے ہر ایک مسلمان کو گو وہ کسی فرقہ کا کیوں نہ ہو فرض

ہو کر قرآن مجید کو عربی میں پڑھ سکے۔ اور اسی وجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ زبان عربی تمام عالم میں مروج ہے۔ اگرچہ پیروان اسلام اس وقت بہت ہی مختلف اقوام و اجیال کے اشخاص ہیں لیکن ان سب میں ایک قسم کا اندرونی تعلق ہے جس نے ان کو دینی اخوت کے رشتہ میں بالکل جکڑ بند کر رکھا ہے۔ اشاعت قرآن اور دین اسلام کی حیرت انگیز سرعت نے مخالف مؤرخین کو نہایت تعجب میں ڈالا ہے"۔ ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ "عربوں کی ملک گیری میں ایک خاص بات ہے کہ جو انکے بعد کے ملک گیروں میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ اور اقوام نے بھی مثل بربریوں اور ترکوں کے ملک گیری کی ہے لیکن انہوں نے کوئی تمدن قائم نہیں کیا اور انکی ساری ہمت اسی میں مصروف رہی کہ جہاں تک ممکن ہو اقوام مفتوحہ کے مال سے فائدہ اٹھائیں برخلاف اس کے عربوں نے قلیل زمانہ میں ایک جدید تمدن کی عمارت کھڑی کر دی اور انہوں نے ایک گروہ اقوام کو اس جدید تمدن کے ساتھ اپنے مذہب اور اپنی زبان سیکھنے پر آمادہ کر دیا۔ عربوں کی صحبت سے ساتھ ہی مصر و ہندوستان کی سی قدیم اقوام نے انکا دین انکا لباس انکی طرز معیشت بلکہ انکا طریقہ تعمیر تک اختیار کر لیا۔ عربوں کے بعد بہت سی اقوام نے انہی خطوں پر حکومت کی مگر پیغمبر اسلام کی تعلیم کا اثر اس وقت تک ان ملکوں میں باقی ہے۔ کل ممالک افریقہ اور ایشیا میں مراکش سے لیکر ہندوستان تک جہاں کہیں عرب پہنچے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکا اثر ان ملکوں میں ہمیشہ کے لیے قائم ہو گیا ہے۔ بہت سے نئے ملک گیروں نے ان ممالک کو عربوں کے بعد فتح کیا ہے لیکن وہ ان سے عربوں کے مذہب اور عربوں کی زبان کو ہرگز ہرگز نہیں مٹا سکے۔

الغرض ایک محقق اور عقلمند آدمی ہمارے تمام سابق بیانات سے اس کو خوب سمجھ سکتا ہے کہ شرعی اور تمدنی دونوں حیثیتوں سے زید کی رائے صحیح اور عمرو کا خیال غلط ہے اور یہ ہرگز مناسب نہیں کہ ہر ایک زبان میں خطبہ اور قرآن پڑھنے کی رائے دیکر مسلمانوں میں تفرق و تشتت کا ایک کریہہ منظر رونما کیا جائے واللہ اعلم بالصواب وعندہ علم الکتاب۔

(۴) ایسے مسلمان جو عربی سے ناواقف ہوں اور قرآن پاک کے معانی کو نہ سمجھتے ہوں وہ برابر احکام شرعیہ کے اسی طرح مکلف ہیں جس طرح انگریزی قانون کو نہ پڑھ سکنے اور نہ سمجھ سکنے والوں پر بھی اس کا اتباع حکومت کی طرف سے ضروری ہے کیونکہ جب قانون عام بن گیا تو ہر ایک فرد رعایا کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کو جس طریق سے ممکن ہو معلوم کرے۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا

ایسے لوگوں کی نماز وغیرہ نہ معتبر ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

(۳ و ۴) عام قاعدہ تو جماعت کے متعلق وہی ہے جس کو آپ نے ان الفاظ میں ادا فرمایا ہے کہ من ام منکم فلیخفف فان فیہم الضعیف والکبیر و ذا الحاجۃ اور بالخصوص جمعہ اور عیدین میں آپ سے سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا ثابت ہے اور جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون بھی پڑھنا ثابت ہے۔ باقی ہمارے حنفیہ کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ کسی سورت کی توقیت مناسب نہیں اس کی مفید تشریح حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ نے مصفّی شرح مؤطا میں اس طرح کی ہے کہ "در پیش مالکیہ و شافعیہ مستحب است قرأۃ سورۂ جمعہ و منافقون و ہمچنیں قرأۃ سبح اسم و غاشیہ و حنفیہ توقیت بعض قرآن ببعض صلوٰۃ مکروہ داشتند و تفسیر کلام ایشاں چنانچہ محققان نوشتہ اند آنست کہ ایں کراہت در صورتے ست کہ بغیر آں نماز را جائز ندارد یا قرأت بغیر آں مکروہ شمارد و اگر بجہت آسانی یا تبرکاً بقرأۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التزام کند ہیچ باک نیست لیکن بباید کہ گاہ گاہ غیر آں نیز خواندہ باشد تا جاہلاں از ارکان صلوٰۃ نشمارند"۔ واللہ اعلم۔

(۵) اسباب و عوارض عمومیہ کی وجہ سے جن سے کم کوئی جماعت خالی ہو سکتی ہو تخفیف قرأت اصل ہے اور طول لعذر لیکن اصل حقیقت صلوٰۃ کے اعتبار سے جو کہ محققین نے بیان کی ہے طول اصل ہے اور تخفیف لعذر، و تفصیلہ تطلب من کتب المحققین کالشیخ العلامۃ مولانا محمد قاسم النانوتوی قدس سرہ۔

(۶) جو شخص قرآن پاک کے معانی نہ سمجھے اس کو بھی قرآن شریف ضرور پڑھنا چاہیے اور بیشک اس کو ثواب ملتا ہے جامع ترمذی میں ہے من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف بل الف حرف و لام حرف و میم حرف۔ اس کے سوائے اور بھی روایات ہیں جن کے سیاق سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نفس الفاظ و حروف کا تلفظ کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے تطویل کے خیال سے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ

شبیر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ۔ خادم دار العلوم دیوبند ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ

| | | |
|---|---|---|
| الجواب صحیح | یشہد بذلک الفاضل المجیب احسن الاجابۃ | شہد بذلک العلامۃ المجیب المصیب ... حبیب الرحمن |
| بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ | حضرت مولانا الاستاذ العلامۃ محمود حسن عفی عنہ | الشیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ |
| مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند | (زید مجدہم السامی صدر مدرس دار العلوم دیوبند) | (دام صاحب) رحمہ اللہ تعالی مدرس دار العلوم دیوبند |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الاجوبہ فی عربیۃ خطبۃ العروبہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ولاسیما علیٰ سیدنا ومولانا محمدن المجتبیٰ ومن بھدیہ اھتدیٰ ۔ اما بعد

## استفتاء

شریعت مطہرہ کا اس بارہ میں کیا حکم ہے کہ خطبہ جمعہ عربی کے سوا دوسری ملکی زبانوں میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور اگر خطبہ عربی میں پڑھ کر ترجمہ اردو وغیرہ میں کر دیا جائے تو یہ بھی جائز ہے یا نہیں۔ اگر دونوں صورتیں ناجائز ہوں تو اس مسئلہ کا مفصل جواب عنایت فرمایا جائے کہ جب خطبہ کا مقصد وعظ ہے تو عربی زبان سے ناواقف لوگوں کے سامنے عربی میں پڑھنے سے کیا فائدہ؟

## الجواب

چونکہ مسئلہ عامۃ الورود اور کثیر الوقوع ہے اس لیے جواب کسی قدر تفصیل سے لکھا جاتا ہے۔ پہلے اس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ خطبہ جو نماز جمعہ کے لیے ایسا لازم کر دیا گیا ہے کہ اس کے بغیر نماز جمعہ ہی ادا نہیں ہوتی اور جس طرح نماز جمعہ ظہر کے وقت سے پہلے درست نہیں اسی طرح خطبہ بھی اگر زوال سے پہلے پڑھ لیا جائے تو شرعاً جائز نہیں اس کا اعادہ ضروری ہے (کما ہو مصرح فی عامۃ کتب الفقہ) اس خطبہ کی شرعی غرض اور اس سے اصلی مقصود کیا ہے تاکہ آگے یہ فیصلہ کرنا سہل ہو جائے کہ وہ کس زبان میں ہونا چاہیے اور اگر عربی میں پڑھیں تو اس کا ترجمہ ملکی زبان میں کرنا چاہیے یا نہیں۔ اس کو سمجھنے کے لیے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ خطبہ کے لیے کچھ تو ارکان و فرائض ہیں جن پر خطبہ کی صحت و عدم صحت کا مدار ہے اور کچھ آداب و سنن ہیں جو اس کے مکملات میں سے ہیں۔

# خطبہ کے ارکان اور آداب

فرض صرف دو ہیں۔ ایک وقت جمعہ۔ دوسرا مطلق ذکر اللہ خواہ کسی لفظ سے ہو۔ پھر امام صاحبؒ کے مذہب پر طویل ہو یا مختصر اور صاحبین کے مذہب پر ذکر طویل جس کو عرفاً خطبہ کہا جا سکے شرط ہے۔ کذا فی الہدایہ والفتح والبحر۔ اور آداب و سنن پندرہ ہیں ایک طہارت اس لیے بلا وضو خطبہ پڑھنا مکروہ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک ناجائز ہے۔ دوسرے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا، اس کے خلاف مکروہ ہے تیسرے قوم کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھنا چوتھے خطبہ سے پہلے آہستہ اعوذ باللہ پڑھنا (علی قول ابی یوسفؒ) پانچویں خطبہ کا لوگوں کو سنانا اس لیے اگر آہستہ پڑھ لیا تو اگرچہ فرض ادا ہو گیا مگر کراہت رہی چھٹے یہ کہ خطبہ مختصر پڑھنا جو دس چیزوں پر مشتمل ہو۔

(۱) حمد سے شروع کرنا (۲) اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا (۳) کلمہ شہادتین پڑھنا (۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا (۵) وعظ و نصیحت کرنا (۶) کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا (۷) دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا (۸) دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد و ثنا اور درود پڑھنا (۹) تمام مسلمان مرد و عورت کے لیے دعا مانگنا (۱۰) دونوں خطبوں کو مختصر کرنا جس کی انتہا یہ ہے کہ طوال مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو۔ اس طرح پر یہ پندرہ سنتیں خطبہ کے لیے ہو گئیں جن کے خلاف کرنا مکروہ ہے مگر خطبہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور نماز جمعہ صحیح ہو جاتی ہے دیکھا اسی کے ساتھ ایک سولہویں سنت اور ہے جو انہی دلائل سے ثابت ہے جن سے مذکور الصدر پندرہ سنتیں ثابت ہیں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعامل اور مواظبت کہ ان سے اکثر سنن مذکورہ ثابت ہوئی ہیں اور اسی سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ صرف عربی زبان میں ہو غیر عربی میں نہ ہو کیونکہ نہ تمام عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف ثابت ہوا اور نہ آپ کے بعد صحابہ کرام سے کبھی غیر عربی میں خطبہ پڑھنا ثابت ہوا۔ حالانکہ ان میں بہت سے حضرات عجمی زبانوں سے واقف تھے اور بیان مذکورہ پر مندرجہ ذیل عبارات شاہد ہیں۔ امر اول کے دلائل کہ خطبہ جمعہ کی اصل حقیقت اور رکن صرف ذکر اللہ ہے یہ ہیں۔

## خطبہ کی اصل حقیقت ذکر ہے وعظ و تذکیر اس کا رکن نہیں

قال اللہ تبارک و تعالیٰ فاسعوا الی ذکر اللہ     ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اذان جمعہ کی ہو جائے تو اللہ کے ذکر

قلت وقد صرح عامة المفسرين بان المراد من الذكر الخطبة۔ ويؤيده ما رواه الشيخان عن ابی هريرةؓ فی حديث طويل فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر (از تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۵۶ ج ۹)

قال ابن كثير ای اتركوا البيع واقبلوا الی ذكر الله والی الصلوة وفی مبسوط السرخسی رحمه الله ولنا ان الخطبة ذكر والمحدث والجنب لا يمنعان من ذكر الله مبسوط ج ۲ ص ۲۶ ثم قال بعد ذلك ولان المنصوص عليه الذكر قال الله تعالی فاسعوا الی ذكر الله وقد بينا ان الذكر بها ای بالخطبة ثبت بالنص والذكر يحصل بقوله الحمد لله مبسوط مصری ج ۲ ص ۳۰ وقال الحلبی فی شرح المنية الكبير وقوله تعالی فاسعوا الی ذكر الله من غير فصل بين كونه ذكرا طويلا او قليلا فالشرط الذكر الاعم بالقطعی غير ان المأثور عنه صلی الله عليه وسلم اختيار احد الفردين عنی الذكر المسمی خطبة والمواظبة عليه فكان ذلك واجبا او سنة (كبيری لاہوری ص ۵۴۲)

کی طرف چلو۔ عامہ مفسرین نے اس آیت کے تحت میں تصریح فرمائی ہے کہ ذکر سے آیت میں خطبہ جمعہ مراد ہے اور بخاری و مسلم کی روایت اسکی تائید کرتی ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں مروی ہے۔ الفاظ اس کے یہ ہیں (پس جبکہ امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو ملائکہ ذکر سننے کے لیے اندر آجاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۹ ص ۴۵۶) نیز ابن کثیر کہتے ہیں یعنی تمہارا بیع کو چھوڑ دینا اور ذکر اللہ اور نماز کی طرف متوجہ ہونا۔ اور مبسوط امام سرخسی میں ہے اور ہماری دلیل یہ ہے کہ خطبہ ذکر ہے اور بے وضو اور غسل کی حاجت والا ذکر اللہ سے ممنوع نہیں اس کے بعد فرمایا کہ منصوص علیہ قرآن میں ذکر ہے۔ اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ ذکر یا الخطبہ نص سے ثابت ہے اور ذکر فقط الحمد للہ کہنے سے ادا ہو جاتا ہے۔ اور حلبی نے شرح منیہ میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فاسعوا الی ذکر اللہ عام ہے کہ ذکر طویل ہو یا مختصر پس شرط صلوٰۃ اتنی ہے کہ جو قرآن سے ثابت ہے۔ ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر مطلق کی ایک فرد یعنی ایسا ذکر طویل جس کو خطبہ کہہ سکیں اختیار کرنا اور اسی پر دوام فرمانا حدیث میں منقول ہے۔ اس لیے اسی ذکر طویل کو واجب یا سنت کہیں گے فرض نہیں بلکہ فرض تو مطلق ذکر سے ادا ہو جاتا ہے)

یہی مضمون بالفاظ مختلفہ ہدایہ اور کنز اور انکی شروح فتح و بحر وغیرہ میں نیز درمختار شامی عالمگیری وغیرہ میں بتصریح موجود ہے تمام عبارتوں کا جمع کرنا فضول ہے۔

## خطبہ جمعہ غیر عربی میں جائز نہیں

امر دوم یعنی سنن اور آداب خطبہ کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے تعامل سے جس کی بنا پر

فقہا رنے ان آداب کی تصریح فرمائی ہے۔ عالمگیری کتاب الصلوٰۃ باب سادس صفحہ ۱۴۶ ج ۱ مصری اور بحرالرائق صفحہ ۱۵۹ ج ۲ میں ان کو مفصل لکھا ہے عبارت بحر کے بعض الفاظ یہ ہیں۔

اما الخطبة فتشتمل علی فرض وسنة فاما الفرض فشیئان الوقت وذکر اللہ تعالی واما سننها فخمسة عشر ثم شرحها مفصلاً کما ذکرنا۔

خطبہ دو چیزوں پر مشتمل ہے ایک فرض دوسرے سنت فرض تو صرف دو چیزیں ہیں ایک وقت جمعہ دوسرے ذکر اللہ تعالیٰ اور سنتیں پندرہ ۱۵ ہیں اس کے بعد ہی پندرہ سنتیں بیان کیں جو اوپر مذکور ہو چکیں۔

پندرہ سنتوں کی تصریح کتب مذکورہ کی عبارتوں میں ہے اور سولہویں سنت یعنی خاص عربی زبان میں ہونا حضرت امام ابو یوسفؒ و محمدؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ اور امام نووی و رافعی وغیرہم نے اسی دلیل سے ثابت کیا ہے جس سے پندرہ سنتیں ثابت ہیں یعنی عمل اور مواظبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی باوجودیکہ جس طرح آج تبلیغ احکام اور اُن کی تعمیم و اشاعت کی حاجت ہے اُس وقت اس سے زیادہ تھی کیونکہ اب تو کتب و رسائل ہر قوم کی زبان میں ہزارہا موجود ہیں اور اُس وقت سلسلہ تصنیف بالکل نہ تھا۔

نیز یہ بھی نہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب ہمیشہ اہل عرب ہی ہوں۔ بلکہ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ روم و فارس اور مختلف بلاد عجم کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بوجہ مادری زبان عربی نہ ہونے کے دوسری زبان میں خطبہ نہ دیتے تھے تو اگر مقصود خطبہ وعظ و تبلیغ ہی تھا اور تبلیغ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہے کہ تمام اقوام عالم عرب و عجم کے لیے عام ہے تو عجمیوں کی رعایت سے ایسا کیا جا سکتا تھا کہ کسی صحابی کو حکم فرما دیتے تو خطبہ کے بعد ہی اُس کا ترجمہ عجم کی زبان میں سنا دیتے جیسا کہ بعض وفود وغیرہ سے مکالمہ کے وقت ترجمان سے کام لیا جاتا تھا لیکن تمام عمر نبوی میں اس قسم کا ایک واقعہ بھی مروی نہیں۔ آپ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک سیل رواں کی صورت میں بلاد عجم میں داخل ہوئے اور دنیا کا کوئی گوشہ نہیں چھوڑا جہاں اسلام کا کلمہ نہیں پہنچا دیا اور شعائر اسلام نماز اور جمعہ واعیاد قائم نہیں کر دیے۔ ان حضرات کے خطبے تاریخ کی کتابوں میں آج بھی بالفاظہا مذکور و مدون ہیں ان میں کسی ایک نے کبھی بلاد عجم میں داخل ہونے کے بعد اپنے مخاطبین کی ملکی زبان میں خطبہ نہیں دیا حالانکہ وہ ابتداء فتح اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا جبکہ تمام لوگ تبلیغ احکام کے لیے آج سے کہیں زیادہ محتاج تھے۔ یہاں یہ شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اُن کو بھی زبان کی واقفیت

تھی کیونکہ بہت سے صحابہ کرام کے متعلق اُن کے سوانح اور تذکروں میں تصریح ہے کہ وہ فارسی یا رومی یا حبشی وغیرہ زبانیں جانتے اور اُن میں بخوبی تقریر کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ثابت ہے کہ وہ بہت سی مختلف زبانیں جانتے تھے۔ اسی طرح حضرت سلمان رضؓ تو خود فارس کے رہنے والے اور حضرت بلالؓ حبشہ کے اور حضرت صُہیب رضی اللہ روم کے باشندے تھے۔ اسی طرح بہت سے حضرات صحابہ ہیں جن کی مادری زبانیں عربی کے علاوہ دوسری تھیں۔

اس کے علاوہ اگر معانی خطبہ کو عجمیوں کے علم میں لانا بوقت خطبہ ہی ضروری سمجھا جاتا اور خطبہ کا مقصد صرف تبلیغ ہی ہوتی تو جو سوال آج کیا جاتا ہے کہ خطبہ عربی میں پڑھنے کے بعد اس کا ترجمہ اُردو یا دوسری ملکی زبانوں میں کر دیا جائے یہ کیا اُس وقت ممکن نہ تھا جیسا کہ دوسری ملکی اور سیاسی ضرورتوں کے لیے ہر صوبہ میں عمال حکومت اپنے پاس ترجمان رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مستقل ترجمان انہی ضرورتوں کے لیے اپنے پاس ملازم رکھا ہوا تھا۔ (رواہ البخاری فی الوفود) لیکن اس کے باوجود کبھی نہ حضرت ابن عباس سے یہ منقول ہے کہ آپ نے عربی خطبہ کا ترجمہ ترجمان کے ذریعہ ملکی زبان میں کرایا ہو اور نہ کسی دوسرے صحابی سے۔ اس تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ خطبہ کے لیے سنت یہی ہے کہ صرف عربی زبان میں پڑھا جاوے اور بوقت خطبہ کوئی ترجمہ وغیرہ بھی اُس کا نہ کیا جائے۔ عبارات ذیل اس مقصد کی دلیل ہیں۔ محدث الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ اپنی شرح موطا میں تحریر فرماتے ہیں۔۔

ولما لاحظنا خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وخلفائہ رضی اللہ عنہم وھلم جرا فتنقحنا وجود اشیاء منہا الحمد والشہادتین والصلوٰۃ علی النبی والامر بالتقوی والتلاوۃ اٰیۃ والدعاء للمسلمین والمسلمات وکون الخطبۃ عربیۃ (الی قولہ) واما کونہا عربیۃ فلاستمرار عمل المسلمین فی المشارق والمغارب بہ مع ان فی کثیر من الاقالیم کان المخاطبون اعجمیین وقال النووی فی کتاب الاذکار فی کتاب [illegible]

اور جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبوں پر نظر ڈالی تو اُن میں چند چیزوں کا ثبوت ملا جن میں سے حمد و ثنا اور کلمہ شہادت اور درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تقویٰ کا امر کرنا اور کسی آیت کا پڑھنا، اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، اور خطبہ کا عربی زبان میں ہونا۔ پھر فرمایا کہ خطبہ خاص عربی زبان میں ہونا اس لیے ہے کہ تمام مسلمانوں کا مشرق و مغرب میں ہمیشہ یہی عمل رہا ہے باوجودیکہ بہت سے ممالک میں مخاطب عجمی لوگ تھے اور امام نووی نے کتاب الاذکار میں تحریر فرمایا ہے کہ خطبہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ وہ

الله تعالى ويشترط كونها أي خطبة الجمعة وغيرها بالعربية

عربی زبان میں ہو۔

اور درمختار میں شروع فی الصلوٰۃ کے بیان میں لکھتے ہیں۔

وعلى هذا الخلاف الخطبة وجميع الأذكار

یعنی خطبہ اور تمام اذکار و اوراد میں بھی یہی اختلاف ہے کہ امام صاحب غیر عربی میں جائز فرماتے ہیں اور صاحبین ناجائز لیکن امام صاحب سے صاحبین کے قول کی طرف رجوع منقول ہے)۔

اور ائمہ شوافع میں سے امام رافعی فرماتے ہیں۔

وهل يشترط كون الخطبة كلها بالعربية وجهان الصحيح اشتراطه فان لم يكن منهم من يحسن العربية خطب بغيرها ويجب عليهم التعلم والا عصوا ولا جمعة لهم شرح احياء العلوم منقول از تحقیق الخطبہ الزبیدی صفحہ ٣٢٦ ج ٣

اور کیا خطبہ کا عربی میں ہونا شرط ہے۔ اس میں دو وجہ ہیں صحیح یہ ہے کہ عربی میں ہونا شرط ہے پس اگر کوئی ایسا آدمی حاضرین میں نہ ہو جو عربی پڑھ سکے تو عربی کے سوا دوسری زبان میں خطبہ پڑھے۔ اور پھر اُن پر واجب ہوگا کہ عربی سیکھیں ورنہ گنہگار ہونگے۔

یہاں تک کل تقریر کا حاصل یہ ہوا کہ خطبہ جمعہ کا اصلی رکن اور مقصد صرف ذکر اللہ ہے تبلیغ یا وعظ و تذکیر اس کے فرائض اور مقاصد میں داخل نہیں اس مضمون کے لیے مندرجہ ذیل مؤیدات مزید شہادت کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔

(الف) خطبۂ جمعہ کو باتفاق فقہاء شرائط جمعہ میں شمار کیا گیا ہے۔

نقل العلامة ابن الهمام في فتح القدير الاجماع على اشتراط نفس الخطبة (من الجوہرہ صفحہ ج ٢)

علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر میں نفس خطبہ کے اشتراط پر اجماع نقل کیا ہے۔

اگر خطبہ کا مقصد وعظ و تبلیغ ہی تھا تو جمعہ کے شرائط میں داخل کرنے کے کوئی معنی نہ تھے کہ ادائے جمعہ اس پر موقوف ہو جائے۔

(ب) خطبۂ جمعہ کے لیے وقت ظہر ہونا شرط ہے۔

وكما في عامة الكتب، فأما البحر الرائق فلفظه وقتہ

(ترجمہ) بحر الرائق کے الفاظ یہ ہیں کہ وقت ظہر [illegible]

| | |
|---|---|
| الظهر، شرط حتى لو خطب قبله وصلى فيه | لیے شرط ہے یہاں تک اگر قبل ظہر خطبہ پڑھ لیا اور نماز جمعہ |
| (ای فی وقت الظهر) لم تصح (بحر الرائق صفحہ ۱۵۵ ج ۲) | وقت ظہر کے اندر پڑھی تو یہ خطبہ اور نماز دونوں صحیح نہیں ہے |

اگر خطبہ کا مقصد ذکر محض نہ تھا بلکہ وعظ و تبلیغ مقصود تھی تو وقت ظہر کی کیا تخصیص ہے۔ اگر زوال سے پہلے کوئی خطبہ پڑھ لے اور نماز بعد زوال پڑھے تو کیا مقصد وعظ ادا نہ ہوگا کہ فقہا اس صورت میں جمعہ کو بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔

(ج) ادائے خطبہ کے لیے صرف پڑھ دینا کافی ہے کسی کا سننا ضروری نہیں اگرچند بہرے آدمیوں کے سامنے یا سوتے ہوئے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھ دیا گیا اور پھر نماز جمعہ پڑھی تو خطبہ ادا ہو گیا۔ اور نماز جمعہ صحیح ہو گئی۔

| | |
|---|---|
| کما فی البحر وان کانوا صما او نیاما | بحر الرائق میں ہے کہ اگرچہ حاضرین خطبہ بہرے ہوں یا سو رہے ہوں۔ |

اگر مقصود خطبہ وعظ و تذکیر تھا تو صورت مذکورہ کے جواز کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

(د) اگر خطبہ پڑھنے کے بعد امام کسی کام میں مشغول ہو گیا اور نماز میں کوئی معتد بہ فصل ہو گیا تو قول مختار کے موافق خطبہ کا اعادہ کرنا ضروری ہے اگرچہ سننے والے دوبارہ بھی وہی ہونگے جو پہلے سن چکے ہیں

| | |
|---|---|
| کذا ذکرہ فی البحر عن الخلاصۃ ثم قال وقد | (ترجمہ) بحر میں بحوالہ خلاصہ مذکور ہے کہ سراج وہاج میں اس |
| صرح فی السراج الوهاج بلزوم الاستيناف و | صورت میں بطلان خطبہ اور اس کی تجدید کے لازم ہونے |
| بطلان الخطبة وهذا هو الظاهر (بحر صفحہ ۱۵۹ ج ۲) | کی تصریح ہے اور یہی ظاہر ہے۔ |

اگر وعظ و پند ہی خطبہ کا مقصد ہوتا تو اس اعادہ سے کیا فائدہ متصور ہے۔

(ہ) بہت سے فقہاؒ نے خطبہ جمعہ کو دو رکعتوں کے قائم مقام قرار دیا ہے

| | |
|---|---|
| ذکرہ فی البحر الرائق ثم قال وفی البدائع انها | اس کو بحر میں ذکر کیا اور پھر فرمایا کہ بدائع میں ہے کہ خطبہ |
| ثم هی وان كانت قائمة مقام الركعتين۔ | (اگرچہ) دو رکعتوں کا قائم مقام ہے |
| (صفحہ ۱۱۸ ج ۲) | |

(و) خطبہ جمعہ کے لیے جو پندرہ سنتیں اوپر مذکور ہوئی ہیں وہ بھی یہی بتلاتی ہیں کہ خطبہ کا اصلی مقصد ذکر اللہ ہے وعظ و تبلیغ اس کے مقاصد اصلیہ میں داخل نہیں ورنہ ان آداب و سنن کا وعظ و تذکیر سے کوئی علاقہ معلوم نہیں ہوتا۔ امور مذکورہ سے یہ بات اچھی طرح روشن ہو گئی کہ خطبہ جمعہ کا مقصد اصلی شرعیتا

کی نظر میں صرف ذکر اللہ ہے وعظ و تذکیر اس کی حقیقت و مقصد کا جزو نہیں۔ البتہ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ خطبہ میں کلمات وعظ و تذکیر کا ہونا سنت ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ اُن تمام کلمات کا خاص عربی زبان میں ہونا سنت ہے تو جس طرح وعظ و تذکیر وغیرہ کے کلمات کا خطبہ میں چھوڑ دینا خلاف سنت ہوا اسی طرح غیر عربی زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر اُس کا ترجمہ سُنانا یہ بھی خلاف سنت اور مکروہ ٹھہرا۔

## اِس شبہ کا جواب کہ جب مخاطب سمجھتے نہیں تو پھر خطبہ عربی میں پڑھنے سے کیا فائدہ؟

اور جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ خطبہ جمعہ کا مقصود اصلی صرف وعظ و تذکیر نہیں بلکہ ذکر اللہ اور ایک عبادت ہے اور ایک جماعت فقہاء کی اسی وجہ سے اس کو دو رکعتوں کا قائم مقام کہتی ہے تو اب یہ سوال سرے سے منقطع ہو گیا کہ جب مخاطب عربی زبان کو سمجھتے ہی نہیں تو عربی میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ۔ کیونکہ اگر یہ سوال خطبہ پر عائد ہوگا تو پھر صرف خطبہ پر نہ رہیگا بلکہ نماز و قراءۃ قرآن اور اذان و اقامت اور تکبیرات نماز وغیرہ سب پر یہی سوال عائد ہو جائیگا بلکہ قرأت قرآن پر بہ نسبت خطبہ کے زیادہ چسپاں ہوتا ہے کیونکہ قرآن مجید کی غرض و غایت تو اول سے آخر تک ہدایت ہی ہدایت ہے اور وہ تبلیغ احکام الٰہیہ ہی کے لیے نازل ہوا ہے اور پھر اذان و اقامت اور تکبیرات جن کا مقصد محض لوگوں کو جمع کرنا یا کسی خاص عمل کا اعلان کرنا ہے۔ یہاں بھی یہ سوال بہ نسبت خطبہ کے زیادہ وضاحت کے ساتھ عائد ہوگا کہ حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ۔ کو کون جانتا ہے۔ نماز کو چلو، نماز کو چلو کی آواز دینی چاہیئے یا کم از کم ترجمہ کر دینا چاہیے۔ اور اگر یہ شبہ کیا جائے کہ اذان تو کلمات مقررہ ہیں ایک اصطلاح سی ہو گئی ہے باوجود معانی نہ سمجھنے کے بھی مقصد اعلان حاصل ہے تو صحیح نہیں کیونکہ نفس اعلان اور اصطلاح کے لیے تو چند کلمات تکبیر و شہادتین بھی کافی تھے اُن سے اعلان کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو پھر سرے سے باقی الفاظ کا کہنا ہی فضول ہوگا

لیکن غالباً کوئی سمجھدار مسلمان اس کو تجویز نہ کریگا کہ نماز مع قرأت و تکبیرات کے اور اسی طرح تمام شعائر اسلامیہ اذان و اقامت وغیرہ کو اردو یا دوسری ملکی زبانوں میں پڑھا جایا کرے۔ بلکہ سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید کی اصلی غرض اگرچہ تبلیغ احکام ہی ہے لیکن نماز میں اس کے پڑھنے کی غرض اصلی نہیں بلکہ وہاں صرف ادائے عبادت اور ذکر اللہ مقصود ہے اور نماز میں اسی حیثیت سے قرأت قرآن کی جاتی ہے

تبلیغ و وعظ مقصود نہیں ہوتا اور اگر حاصل ہو جائے تو وہ ضمناً ہے۔

ٹھیک اسی طرح خطبہ جمعہ کو سمجھنا چاہیے کہ اُس کا مقصد اصلی ذکر و عبادت ہے اور وعظ و پند جو اُس میں ہے تبعاً ہی حاصل ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں اِس لیے قراءۃ قرآن اور تکبیرات و اذان وغیرہ کی طرح خطبہ جمعہ کو بھی خالص عربی میں پڑھنا چاہیے۔ دوسری زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر ترجمہ کرنا خلاف سنت بلکہ بدعت و ناجائز ہے اور نماز تو اس طرح ادا ہی نہ ہوگی۔

یہاں تک اصل مسئلہ کا جواب تو صاف ہو گیا کہ خطبہ جمعہ عربی کے سوا کسی زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر دوسری زبان میں اسی وقت ترجمہ کرنا بدعت و ناجائز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام خلفاء راشدین اور تمام صحابہ کرام کے عمل اور قرون مشہود لہا بالخیر کے تعامل کے خلاف ہے اور اول عربی میں پڑھ کر پھر ملکی زبان میں ترجمہ کرنے میں ایک دوسری قباحت بھی ہے وہ یہ کہ اوپر گذر چکا ہے کہ خطبہ کا مختصر ہونا اور اختصار کے ساتھ دس امور مذکورہ پر مشتمل ہونا سنت ہے اب اگر اس طرح کا خطبہ مسنونہ عربی میں پڑھنے کے بعد ترجمہ کیا جائیگا تو مجموعی مقدار خطبہ کی خطبہ مسنونہ کے دو گُنے سے بھی کچھ زیادہ ہو جائیگی اور اگر امور مذکورہ مسنونہ میں سے کسی کو کم کیا تو دوسری طرح خلاف سنت ہو جائیگا۔ بہرحال ترجمہ اُردو پڑھنے میں یا تو تطویل خطبہ لازم آئیگی جو بنص حدیث ممنوع ہے۔ موطأ امام مالکؒ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرن صحابہ کے خصوصی فضائل میں اختصار خطبہ کو اور آخر اُمت کے فتن و مفاسد میں تطویل خطبہ کو شمار فرماتے ہیں۔ موطا مجتبائی صہ۶۱ اور اگر تطویل نہ ہوگی تو خطبہ کے امور مسنونہ میں سے کوئی چیز ضرور باقی رہیگی اور اس طرح خلاف سنت ہو جائیگا۔

اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے جو اگرچہ شرعی حیثیت سے کوئی قابل التفات سوال نہیں لیکن موجودہ حالات کے لحاظ سے وہ کسیقدر اہم ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب خطبہ کا مقصد اصلی وعظ و پند نہیں بلکہ ذکر و عبادت ہے تو امام کو چاہیئے تھا کہ نماز کی طرح مستقبل قبلہ ہو کر خطبہ دیتا قوم کی طرف متوجہ ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی بلکہ قوم کی طرف متوجہ ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ خطبہ کی اصلی غرض وعظ و نصیحت نہیں نیز جب کہ اس ذکر کا خاص عربی میں رکھنا مسنون ہے تو اس میں وعظ و پند کے کلمات اور مخاطبات کا رکھنا اکثر بلاد کے اعتبار سے بے فائدہ ہو گیا پھر خطبہ میں وعظ و تذکیر کے کلمات کا تمام بلاد عجم میں مسنون ہونا کس حکمت پر مبنی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ احکام الٰہیہ اور تشریعات نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی حکمتوں کو تو حق تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں لیکن سرسری نظر میں جو بات سامنے ہے وہ بھی ایک عظیم الشان حکمت پر مشتمل ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

## زبان کا اثر معاشرت اور اخلاق اور عقل و دین پر بہت زیادہ پڑتا ہے

اس کے سمجھنے کے لئے یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ روزمرہ کے تجربہ اور عقلا کی تصریحات سے ثابت ہے کہ ہر قوم کی زبان اور لغت کو طرز معاشرت اور اخلاق اور عقل و دین میں نہایت قوی دخل ہے اور ہر لغت اور زبان کے کچھ اثرات مخصوصہ ہیں کہ جب کسی قوم اور کسی ملک میں وہ زبان پھیلتی ہے تو وہ اثرات بھی ساتھ ساتھ عالمگیر ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ حالت کو اب سے پچاس برس پہلے کی حالت کے ساتھ اگر موازنہ کیا جائے تو اس کی تصدیق آنکھوں کے سامنے آجائے گی کہ جس وقت تک ہندوستان میں انگریزی زبان کی یہ کثرت نہ تھی اس دہریت و تفریح اور آزادی و بے قیدی کی بھی یہ کثرت نہ تھی سرکاری اسکولوں کے ذریعہ ملک میں اس زبان کو عام کیا گیا تو ایسا ہو گیا کہ گویا ہندوستان کے طرز معاشرت اور اخلاق و تدین سب ہی پر ڈاکہ ڈال دیا زبان کی اشاعت و عموم کے ساتھ ہی ساتھ انگریزی معاشرت یورپین خیالات۔ یورپین آزادی و دہریت[عہ] وبا کی طرح پھیل گئی اور جس وقت مسلمانوں کی قسمت میں ترقی لکھی تھی تو ان کے لئے بھی زبان عربی کی اشاعت نے وہی کام کیا تھا جو آج غیروں کی زبان کر رہی ہے بلکہ اگر تاریخ دیکھی جائے تو بلا شائبہ مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ عربی زبان نے تمام دنیا کو ایسا مفتوح کیا تھا کہ کوئی خطہ زمین اس کے اثر سے خارج نہ رہا تھا اور تقریباً ایک ہزار سال کامل تمام عالم اسلام پر ایسی حکومت کی کہ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے یقیناً عاجز ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم میں عرب و عجم کی زبان پر مفصل کلام کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

| | |
|---|---|
| واعلم ان اعتیاد اللغة یؤثر فی العقل والخلق والدین تاثیرا قویا بینا | سمجھ لو کہ کسی خاص زبان کی عادت ڈال لینا عقل اور اخلاق اور دین میں بہت بڑی قوی تاثیر رکھتا ہے جو بالکل ظاہر ہے |

---

[عہ] اس سے یہ غرض نہیں کہ انگریزی زبان سیکھنا مطلقاً ناجائز ہے بلکہ ایک مشاہدہ کا بتلانا ہے اور اگر کوئی انگریزی زبان ان مفاسد سے علیحدہ ہو کر سیکھے تو بلا شبہ جائز اور نیت نیک ہو تو ثواب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہر بادشاہ اپنی قومی زبان کو اپنی مملکت میں رائج کرنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے

## ہندوستان میں زبان انگریزی کی ترویج اور اُس کا سیاسی مقصد

یورپین اقوام جو آزادی و حریت کی بہت دعویدار ہیں اور مساوات کا دم بھرتی ہیں جس وقت ہندوستان پر قبضہ کرتی ہیں تو ہزاروں طرح کی کوششیں کرکے اور کروڑوں روپیہ خرچ کرکے اپنی خاص قومی زبان کو ہندوستان کی معاشرت کا جزو اعظم بنا دیتی ہیں۔ ہندوستان میں اب اگرچہ زبان انگریزی کا عموم و شیوع بہت کچھ ہو چکا ہے لیکن اب بھی اگر مجموعی حیثیت سے مردم شماری پر نظر ڈالی جائے تو کل ہندوستانی قلمرو میں شاید پانچ فیصدی اشخاص بھی انگریزی جاننے والے نہ نکلیں گے لیکن اس کے باوجود حکومت کی طرف سے جو پرزہ کاغذ چلتا ہے تو انگریزی زبان کے سکہ کے ساتھ چلتا ہے۔ ڈاک خانہ کے تمام کاغذات ریلوے کے ٹکٹ بلٹیاں اور تمام کاغذات تمام عدالتوں کے عام کاغذات جو خاص طور سے ہندوستانیوں ہی کی اطلاع و کاروبار کے لئے جاری کئے جاتے ہیں وہ سب انگریزی زبان میں لکھے جاتے ہیں خلق اللہ اس غیر زبان کی وجہ سے پریشان ہوتی ہے اور اصحاب معاملہ کو محض اس زبان کی دقت کی وجہ سے دوگنا خرچ ترجمانی وغیرہ میں برداشت کرنا پڑتا ہے مگر حکومت اس کی پروا نہیں کرتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا اس پر مجبور ہوگئی کہ انگریزی زبان حاصل کرے اس کے بغیر زندگی بسر کرنا مشکل ہو گیا۔ کوئی پوچھے کہ اس میں کوئی اہل ملک کی مصلحت تھی۔ ہرگز نہیں محض سیاسی اور وہ یہ کہ اپنے حلقہ اثر کو وسیع کرنا اور طرز معاشرت و تمدن اور اپنی نام نہاد تہذیب کو دنیا میں رواج دینا۔ ہمارے روشن خیال بھائیوں نے جو علماء سے یہ سوال کرتے ہیں کہ عربی زبان میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ ہے کبھی اس طرف بھی نظر عنایت متوجہ فرمائی ہے کہ انگریزی زبان میں ڈاک اور ریل کے ٹکٹ اور بلٹی وغیرہ چھاپنے سے کیا فائدہ۔ سفر کرنے والے عموماً انگریزی داں نہیں۔ اگر وہ حکومت کی اس گہری چال پر نظر ڈالتے تو انہیں خطبہ کی عربی ہونے کی حکمت خود بخود معلوم ہو جاتی۔

## عربی زبان کی بعض خصوصیات

اس کے بعد اس پر غور کیجئے کہ یہی وہ بات ہے جس کو یورپ سے بہت پہلے مسلمانوں نے سمجھا تھا اور چونکہ یہ ایک فطری اور طبعی طریقہ اسلامی شعائر کی اشاعت کا تھا اس لئے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے طرز عمل سے اس کو اتنا موکد کر دیا کہ تمام عمر اس کے خلاف کی ایک نظیر بھی ظاہر نہیں ہوتی۔ اسی کا یہ نتیجہ ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں عربی زبان نے تمام عالم کو فتح کرلیا اور اس طرح فتح کیا کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ کیونکہ تاریخ اقوام پر نظر ڈالنے والوں سے پوشیدہ نہیں کہ جس وقت عربی زبان ممالک عجم میں مسلمانوں کی فاتحانہ مداخلت کے ساتھ داخل ہوئی تو بغیر کسی ایسے ناجائز جبر و تشدد کے جو آج ہم پر روا رکھا جاتا ہے عربی زبان کی جاذبیت و محبوبیت نے اس طرح لوگوں کے قلوب میں جگہ کرلی کہ تھوڑی ہی مدت میں بہت سے ممالک عجم کی اپنی اصلی زبانیں بالکلیہ متروک ہو کر عربی زبان ہی ملکی زبان ہوگئی۔

مصر اور شام میں اسلام سے پہلے رومی زبان رائج تھی مسلمانوں کے داخل ہوتے ہی عربی زبان نے ملکی زبان کی جگہ لے لی۔ اسی طرح عراق و خراسان کی وطنی زبان فارسی تھی کچھ عرصہ کے بعد متروک ہو کر عربی رائج ہوگئی چنانچہ عراق کا ایک بہت بڑا حصہ آج تک عربی زبان کا پابند ہے جس کو عراقِ عرب ہی کے نام سے موسوم کرتے ہیں البتہ خراسان میں انقلابات و حوادث کی بنا پر پھر فارسی غالب ہوگئی۔ ممالک مغربی یورپ وغیرہ میں بربری زبان رائج تھی وہاں بھی عربی زبان نے اپنا سکہ جمالیا۔ اور اگرچہ آج مدت مدیدہ کے بعد اب عربیت وہاں باقی نہیں رہی لیکن عربی لغت کے بہت سے آثار آج بھی انگریزی اور جرمنی اور فرانسیسی زبان میں موجود ہیں جیسا کہ انگریز مورخوں اور بعض منصف مصنفین نے اس کا اقرار کیا ہے۔

## نماز، اذان اور خطبہ وغیرہ کو خاص عربی زبان میں رکھنا اسلام کا ایک اہم مذہبی و سیاسی مقصد ہے

الغرض شعائر اسلامیہ نماز، اذان، تکبیرات اور خطبے جو مشاہد عامہ میں پڑھے جاتے ہیں ان کو عربی زبان میں کرنیکا سیاسی مقصد ہی یہ تھا کہ جب لوگ نہ سمجھیں گے اور ہر وقت اس سے سابقہ پڑیگا تو خواہ مخواہ عربی زبان سیکھنے کی طرف توجہ ہوگی جو کہ قرآن و حدیث اور علوم شرعیہ کی ترجمان زبان ہے اور جس کا سیکھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے[1] چنانچہ یہی ہوا اور جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ زبان کا اثر اخلاق و عادات اور معاشرت و معاملات پر بہت گہرا ہوتا ہے عربی زبان کے بھی آثار مخصوصہ اس کے ساتھ ساتھ ہی عالمگیر ہوگئے۔ الغرض ان شعائر اسلامیہ کو عربی زبان میں رکھنے کی حکمت ایک

---

[1] اخرجہ ابن تیمیہ فی اقتضاء الصراط المستقیم ۱۲

سیاسی غرض ہے اور خطبہ جمعہ میں خصوصیت سے سیاست کا بھی مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

## خطبہ جمعہ میں سیاست کا مظاہرہ

چنانچہ دارالاسلام میں خطبہ جمعہ کے خطیب کے لیے یہ بھی مستحب ہے کہ اُن ممالک میں جو جہاد و جنگ کے ذریعہ فتح ہوئے ہیں خطبہ کے وقت خطیب تلوار باندھ کر خطبہ دے کما صرح بہ فی الدر المختار والشامی صفحہ ۵۵۳۔ اور سنن ابوداؤد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تلوار لے کر خطبہ دینا روایت کیا گیا ہے۔ اور اسی حکمت عملی کا نتیجہ ہے کہ آج بھی باوجودیکہ مسلمان مذہب اور مذہبی علوم سے کوسوں دور جا پڑے ہیں لیکن ہنوز اُن میں قرآنی زبان کے ساتھ ایک خاص تعلق باقی ہے کہ ادنیٰ اشارہ سے مطلب سمجھ لیتے ہیں اور اس طرح عام مسلمان اپنے مرکز کے ساتھ مربوط ہیں۔ تعجب ہے کہ مسلمان اس حکمت کو نہیں سمجھتے بلکہ اعتراضات کرتے ہیں اور دوسری قومیں اس کا احساس کرتی ہیں اور اقرار کرتی ہیں

## عربی زبان کے آثار خاصہ اور بعض یورپین مورخوں کا اعتراف

ڈاکٹر گستاولی بان کہتا ہے کہ زبان عربی کی نسبت ہم کو وہی کہنا ہے جو ہم نے عرب کی نسبت کہا ہے یعنی جہاں پہلے ملک گیر اپنی زبان کو مفتوحہ ممالک میں جاری نہ کر سکے تھے عربوں نے اس میں کامیابی حاصل کی اور مفتوحہ اقوام نے ان کی زبان کو بھی اختیار کر لیا۔ یہ زبان ممالک اسلامی میں اس درجہ پھیل گئی کہ اس نے یہاں کی قدیم زبانوں یعنی سریانی، یونانی، قبطی، بربری وغیرہ کی جگہ لے لی۔ ایران میں ایک مدت تک عربی قائم رہی اور اگرچہ اس کے بعد زبان فارسی کی تجدید ہو گئی۔ لیکن اس وقت تک علما کی تحریریں اُسی زبان میں ہوتی ہیں۔ ایران کے کل علوم و مذہب کی کتابیں عربی میں لکھی گئی ہیں۔ ایشیا کے اس خطہ میں زبان عربی کی وہی حالت ہے جو ازمنہ متوسطہ میں زبان لاطینی کی حالت یورپ میں تھی۔

ترکوں نے بھی جنہوں نے عربوں کے ملک فتح کیے انہیں کی طرز تحریر اختیار کر لی اور اس وقت تک ترکوں کے ملک میں کم استعداد لوگ بھی قرآن کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔

یورپ کی لاطینی اقوام کی البتہ ایک مثال ہے جہاں عربی زبان نے اُن کی قدیم السنہ کی جگہ نہیں لے لی۔ لیکن یہاں بھی انھوں نے اپنے تسلط کے بین آثار چھوڑے ہیں موسیو ڈوزی اور موسیو انگلمن

نے مل کر زبان اندلس اور پرتگال کے اُن الفاظ کی جو عربی سے مشتق ہیں ایک لغت تیار کی ہے فرانس میں بھی عربی زبان نے بڑا اثر چھوڑا ہے۔ موسیو سدی یو نہایت درست لکھتے ہیں کہ اوورن اور سوڑمین کی زبان بھی عربی الفاظ سے زیادہ معمور ہو گئی ہے اور ان کے ناموں کی صورت بھی بالکل عربی ہے" فرانسیسی زبان کی ایک لغت نویس جنہوں نے الفاظ کا اشتقاق دیا ہے لکھتے ہیں کہ جنوبی فرانس میں عربوں کے قیام کا کوئی اثر نہ محاورہ پر رہا ہے اور نہ زبان پر جو فہرست اوپر لکھی جا چکی ہے اس سے معلوم ہوگا کہ اس رائے کی کس قدر وقعت ہے۔

نہایت تعجب کی بات ہے کہ اب بھی ایسے تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں جو اس قسم کے مہمل اقوال کا اعادہ کرتے ہیں"۔ انتہی۔ (منقول از تحقیق الخطبہ لحضرۃ الاستاذ مولٰنا شبیر احمد العثمانی الدیوبندی مدظلہم)

دیکھیے اگر اگلے زمانہ کے مسلمان بھی ہماری طرح یہی رائے رکھتے کہ خطبات و تکبیرات وغیرہ شعائر اسلامیہ کو ملکی زبان میں کر دیا جائے تو آج عربی زبان کی وہ امتیازی خصوصیات جن کا سکہ دوسری اقوام کو بھی ماننا پڑ گیا ہے، کس طرح محفوظ رہ سکتیں کلام اگرچہ طویل ہو گیا مگر یہ بات عقلاً و نقلاً منقح اور صاف ہو گئی کہ خطبات کو اور بالخصوص خطبہ جمعہ کو عربی زبان ہی میں رکھنا چاہیے اس کا ترجمہ کرنا بھی مناسب نہیں۔

## خطبہ جمعہ و عیدین میں فرق

خطبہ جمعہ و عیدین و نکاح وغیرہ اس بات میں قول مختار کے موافق سب شریک ہیں کہ جب خطیب خطبہ پڑھے تو کلام و سلام یہاں تک کہ ذکر و تسبیح وغیرہ سب ناجائز ہو جاتے ہیں بلکہ چپ بیٹھنا اور خطبہ سننا ضروری ہو جاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| قال فی الدر المختار وکذا یجب الاستماع لسائر الخطب کخطبۃ نکاح وخطبۃ عید وغیرہا | (ترجمہ) اور ایسے ہی تمام خطبوں کا سننا ضروری ہے مثل خطبہ نکاح و خطبہ عید وغیرہ۔ |

لیکن چند امور میں خطبہ جمعہ و عیدین میں فرق ہے (۱) خطبہ عیدین جمعہ کی طرح نماز کے لئے شرط نہیں بلکہ بلا خطبہ بھی نماز عیدین صحیح ہو جاتی ہے (۲) خطبہ عیدین فرض و واجب نہیں بلکہ سنت ہے (۳) خطبہ عیدین بعد عید پڑھا جاتا ہے پہلے نہیں۔

| | |
|---|---|
| قال الشامی بیان للفرق وھو انھا فیھا سنۃ | (ترجمہ) علامہ شامی فرماتے ہیں کہ فرق درمیان خطبہ جمعہ و عیدین کے |

لا شرط وانما بعدها لا قبلها بخلاف الجمعة
قال فی البحر حتی لو لم یخطب اصلا صح و
اساء لترك السنة ولو قدمها علی الصلوة
صحت واساء ولا تعاد الصلوة۔

(شامی باب العیدین صفحہ ۵۵ ج ۱

کے یہ ہے کہ خطبہ عیدین میں سنت ہے شرط نہیں اور یہ کہ عیدین میں
بعد نماز ہے بخلاف جمعہ بحر الرائق میں ہے کہ اگر عیدین میں بالکل
خطبہ نہ پڑھا جائے تو نماز صحیح ہو جائیگی اگرچہ ترک سنت سے گنہگار
ہونگے اسی طرح نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے میں خلاف سنت کا گناہ
ہوگا مگر نماز درست ہو جائیگی۔

امور مذکورہ پر نظر کرتے ہوئے اگر خطبہ عیدین میں عربی خطبہ پڑھ کر اردو ترجمہ بھی سنا دیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ اول تو اس خطبہ کی وہ شان نہیں کہ شرط صلوۃ اور قائم مقام رکعتین ہو۔ ثانیاً چونکہ خطبہ عید نماز کے بعد ہوتا ہے تو جب خطبہ عربی سے فراغت ہوگئی نماز عید اور اس کی سنت ادا ہوگئی اب خالی وقت ہے اس میں بطور تبلیغ احکام کے ترجمہ سنا دیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور تطویل خطبہ بھی لازم نہیں آتا کیونکہ ترجمہ کے وقت اگر کوئی شخص جانا چاہے تو کوئی حرج شرعی ان پر عاید نہیں ہوتا۔ بخلاف خطبہ جمعہ کے کہ وہاں ابھی تک نماز نہیں ہوئی۔ نماز کا انتظار لامحالہ ضروری ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

# خلاصہ احکام الخطبہ

(۱) خطبہ جمعہ شرط نماز ہے بغیر خطبہ کے نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہو جاتی ہے (بحر الرائق) (۲) خطبہ جمعہ وعیدین وغیرہ کا عربی میں ہونا سنت اور اس کے خلاف دوسری زبانوں میں پڑھنا بدعت ہے (مصفّٰی شرح مؤطا للشاہ ولی اللہؒ وکتاب الاذکار للنووی ودرمختار شروط الصلوٰۃ وشرح الاحیاء للزبیدی) (۳) اسی طرح عربی میں خطبہ جمعہ پڑھ کر اس کا ترجمہ ملکی زبان میں قبل از نماز سنانا بھی بدعت ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔ البتہ نماز کے بعد ترجمہ سنا دیں تو مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے (الماثر) (۴) البتہ خطبہ عیدین وغیرہ میں اگر خطبہ کے بعد ہی ترجمہ سنا دیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ اور اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ منبر سے علیحدہ ہو کر ترجمہ سنا دیں تاکہ امتیاز ہو جائے (کما صرح بہ فی تقریظ الرسالۃ الاعجوبہ بناءً علی حدیث مسلم) (۵) سنت ہے کہ خطبہ باوضو پڑھا جائے بلا وضو پڑھ کر نماز کے لئے پھر وضو کرنا مکروہ ہے (بحر) (۶) سنت ہے کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھا جائے بیٹھ کر مکروہ ہے (عالمگیری وبحر الرائق) (۷) سنت ہے کہ قوم کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھیں روبقبلہ یا کسی دوسری جانب کھڑے ہو کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری وبحر) (۸) سنت ہے کہ خطبہ سے پہلے آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا جائے (علی قول ابی یوسف کذا فی البحر) (۹) سنت ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ لوگ سنیں۔ آہستہ پڑھنا مکروہ ہے (بحر وعالمگیری) (۱۰) سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جاوے زیادہ طویل نہ ہو۔ اور مقدار اس کی یہ ہے کہ طوال مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو۔ اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے (شامی۔ بحر۔ عالمگیری) (۱۱) سنت ہے کہ خطبہ دس چیزوں پر مشتمل ہو۔ (اول) حمد سے شروع کرنا (دوم) اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا۔ (سوم) کلمہ شہادتین پڑھنا (چہارم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا (پنجم) وعظ نصیحت کے کلمات کہنا (ششم) کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا (ہفتم) دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا (ہشتم) تمام مسلمان مرد وعورت کے لئے دعا مانگنا (نہم) دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد للہ ثنا اور درود پڑھنا (دہم) دونوں خطبوں کو مختصر کرنا اس طرح کہ طوال مفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے (بحر۔ عالمگیری)

تمت الرسالۃ الاعجوبہ فی عربیۃ الخطبۃ العربیۃ مع احکام الخطبۃ فی ثمن ساعات متفرقۃ من یوم الاثنین العشرین من جمادی الثانیہ سنہ [illegible] من الہجرۃ النبویۃ

حررہ العبد الضعیف محمد شفیع غفرلہ خادم دار الافتاء دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

# تقریظ از حضرت سراج السالکین امام العارفین مجدد الملۃ حکیم الامۃ سیدی و سندی حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم

بعد الحمد والصلوٰۃ میں نے یہ رسالہ مؤلفہ جامع الکمالات العلمیہ والعملیہ مولانا محمد شفیع صاحب مدرس و مفتی مدرسہ دار العلوم دیوبند دام فیضہ نہایت شوق و رغبت سے دیکھا بیحد پسند کیا۔ بلا تکلف کہہ سکتا ہوں کہ اس موضوع میں بے نظیر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو نافع اور شبہات کا دافع فرمائے۔ بطور تذنیب میں بھی بعض فوائد مناسبہ اسکے ساتھ ملحق کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) بڑی بنا عقلی غیر عربی میں خطبہ جائز رکھنے والوں کی یہ ہے کہ یہ تذکیر ہے اور تذکیر مخاطبین کی زبان میں ہونا چاہیئے ورنہ عبث ہے۔ اسکا ایک تحقیقی جواب ہے اور ایک الزامی۔ تحقیقی یہ ہے کہ اس کا تذکیر ہونا مسلم نہیں خود قرآن مجید میں اس کو ذکر فرمایا گیا ہے قال تعالیٰ فاسعوا الی ذکر اللہ الآیہ۔ خصوص مذہب حنفی کی اس تصریح پر کہ کفت تسبیحۃ او تحمیدۃ اور تسبیح و تحمید کا تذکیر نہ ہونا ظاہر ہے معلوم ہوا کہ وہ صرف ذکر ہے تذکیر نہیں الا تبعا اور الزامی یہ ہے کہ قرآن مجید بنص قرآنی تذکیر ہے قال تعالیٰ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ تو چاہیئے کہ اس کو بھی نماز میں حاضرین کی زبان میں پڑھا کریں پس جس طرح اس کا عربی زبان میں پڑھنا امر تعبدی ہے اسی طرح خطبہ کا عربی زبان میں پڑھنا۔

(۲) اور بڑی بنا نقلی دعویٰ مذکورہ کی یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے نماز میں قرأت کو فارسی میں جائز فرمایا ہے۔ اسکا ایک جواب نقلی ہے ایک عقلی۔ نقلی جواب تو یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے اس قول سے رجوع فرما لیا ہے پس اس سے استدلال کرنا ایسا ہے جیسا آیت منسوخہ یا حدیث منسوخ سے استدلال کرنا اور عقلی یہ ہے کہ امام صاحب کے اس قول مرجوع عنہ کی بنا یہ نہ تھی کہ قرآن تذکیر ہے اسلئے غیر عربی میں پڑھنا جائز ہے اگر یہ بنا ہوتی تو تجویز کفایت تسبیح یا تحمید کا اس سے تعارض ہوتا جو باطل۔ پس اس سے استدلال کرنا تاویل القول بما لا یرضی بہ القائل سے ہے۔

(۳) رسالہ میں عیدین کے خطبہ عربی کے بعد اس کے ترجمہ وغیرہ کی اجازت دی ہے اس میں بھی ہیئت اوفق بالسنۃ یہ ہے کہ خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے نیچے اتر کر بیان کرے اسکی دلیل اپنے ایک رسالہ سے بلفظہا نقل کرتا ہوں وہو ہذا تقریر المرام

انہ روی مسلم عن جابر قصۃ یوم الفطر انہ خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغ نزل فاتی النساء فذکرھن الحدیث وروی البخاری عن ابن عباس بعد وعظ النساء ثم انطلق ھو وبلال الی بیتہ فقولہ فرغ ونزل ثم انطلق الی بیتہ نص فی کون ھذا التذکیر بعد الخطبۃ وانہ لم یکن علی المنبر وانہ کان بعد النزول عن المنبر ولما کان ھذا الکلام غیر الخطبۃ بخلوہ عن الخطاب العام الذی ھو من خواص الخطبۃ ثبت بہ ان غیر الخطبۃ لا ینبغی ان یکون فی اثناء الخطبۃ ولا علی ھیئۃ الخطبۃ ولا شک ان التذکیر بالہندیۃ لیس من الخطبۃ المسنونۃ فی شیء لان من خواصہا المقصودۃ کونہا بالعربیۃ لعدم نقل خلافہا عن صاحب الوحی وعن السلف فلما لم یکن ھذا التذکیر الہندی خطبۃ مسنونۃ کان الاوفق بالسنۃ کونہا بعد الفراغ عن الخطبۃ وتحت المنبر وھو المرام۔

کتبہ اشرف علی التھانوی عفی عنہ ذنبہ الجلی والخفی المنتصف شوال المکرم ۱۳۴۹ھ

# خطب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصه فانه لا يضر الله شيئا ولا يضر الا نفسه[1] (اما بعد) قال[2] الله تعالى يا عبادي اني حرمت الظلم على نفسي وجعلته محرما بينكم فلا تظالموا، يا عبادي كلكم ضال الا من هديته فاستهدوني اهدكم، يا عبادي كلكم جائع الا من اطعمته فاستطعموني اطعمكم، يا عبادي كلكم عار الا من كسوته فاستكسوني اكسكم، يا عبادي انكم تخطئون بالليل والنهار وانا اغفر الذنوب جميعا فاستغفروني اغفر لكم، يا عبادي انكم لن تبلغوا ضري فتضروني ولن تبلغوا نفعي فتنفعوني يا عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على اتقى قلب رجل واحد منكم ما زاد ذلك في ملكي شيئا، يا عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على افجر قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكي شيئا، يا عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم قاموا في صعيد واحد فسألوني فاعطيت كل انسان مسألته ما نقص ذلك مما عندي كما ينقص المخيط اذا ادخل البحر يا عبادي انما هي اعمالكم احصيها لكم ثم اوفيكم اياها فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن وجد غير ذلك فلا يلومن الا نفسه[3]، يا ابن آدم ان ذكرتني ذكرتك وان نسيتني ذكرتك واذا اطعتني فاذهب حيث شئت مثلي تواليني واواليك

---

[1] رواہ ابوداؤد ۱۲ [2] اس خطبہ میں تمام احادیث قدسیہ جمع کی گئی ہیں۔ [3] کنز العمال ص ۱۲۰ ج ۸

تُصَافِيْنِيْ وَأُصَافِيْكَ وَتُعْرِضُ عَنِّيْ وَأَنَا مُقْبِلٌ عَلَيْكَ، مَنْ أَوْصَلَ إِلَيْكَ الْغِذَاءَ وَ أَنْتَ جَنِيْنٌ فِيْ بَطْنِ أُمِّكَ لَمْ أَزَلْ أُدَبِّرُ فِيْكَ تَدْبِيْرًا حَتّٰى أَنْفَذْتُ إِرَادَتِيْ فِيْكَ فَلَمَّا أَخْرَجْتُكَ إِلَى دَارِ الدُّنْيَا أَكْثَرْتَ مَعَاصِيَّ أَهٰكَذَا جَزَاءُ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ[1]، يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى وَأَمْلَأْ يَدَيْكَ رِزْقًا، يَا ابْنَ آدَمَ لَا تُبَاعِدْنِيْ فَأَمْلَأْ قَلْبَكَ فَقْرًا أَوْ أَمْلَأْ يَدَيْكَ شُغْلًا[2]، يَا ابْنَ آدَمَ أَمَرْتُكَ فَتَوَلَّيْتَ وَنَهَيْتُكَ فَمَا ارْعَوَيْتَ وَسَتَرْتُ عَلَيْكَ فَتَجَرَّأْتَ وَأَعْرَضْتُ عَنْكَ فَمَا بَالَيْتَ يَا مَنْ إِذَا مَرِضَ شَكٰى وَبَكٰى وَإِذَا عُوْفِيَ تَمَرَّدَ وَعَصٰى يَا مَنْ إِذَا دَعَاهُ الْعَبِيْدُ غَدَا أَوْ لَبّٰى وَإِذَا دَعَاهُ الْجَلِيْلُ أَعْرَضَ وَنَأٰى إِنْ سَأَلْتَنِيْ أَعْطَيْتُكَ وَإِنْ دَعَوْتَنِيْ أَجَبْتُكَ وَإِنْ مَرِضْتَ شَفَيْتُكَ وَإِنْ سَلِمْتَ رَزَقْتُكَ وَإِنْ أَقْبَلْتَ قَبِلْتُكَ، وَإِنْ تُبْتَ غَفَرْتُ لَكَ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ[3]

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا[4] مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ﷺ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى، وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيْمَ، وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ، وَأَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ، وَخَيْرَ الْأُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ

---

[1] كنز العمال ج ۸/۱۷۴ ۱۲ [2] كنز ج ۸/۱۴۸ ۱۲ [3] كنز ج ۸/۱۴۵ ۱۲ [4] كنز ج ۸/۱۴۸ ۱۲

وأعمى العمى الضلالة بعد الهدى، وخير العلم ما نفع، وخير الهدى ما اتبع، وشر العمى عمى القلب، واليد العليا خير من اليد السفلى، وما قل وكفى خير مما كثر وألهى، وشر المعذرة حين يحضر الموت، وشر الندامة يوم القيامة، ومن الناس من لا يأتي الصلوة إلا دبرا، ومنهم من لا يذكر الله إلا هجرا، وأعظم الخطايا اللسان الكذوب، وخير الغنى غنى النفس، وخير الزاد التقوى، ورأس الحكمة مخافة الله، وخير ما وقر في القلوب اليقين، والارتياب من الكفر، والنياحة من عمل الجاهلية، والغلول من جثاء جهنم، والكنز كي من النار، والشعر من مزامير إبليس، والخمر جماع الإثم، والنساء حبالة الشيطان، والشباب شعبة من الجنون، وشر المكاسب كسب الربا، وشر المأكل مال اليتيم، والسعيد من وعظ بغيره، والشقي من شقي في بطن أمه، وإنما يصير أحدكم إلى موضع أربعة أذرع، والأمر إلى الآخرة، وملاك العمل خواتمه، وشر الروايا روايا الكذب، وكل ما هو آت قريب، وسباب المؤمن فسوق، وقتاله كفر، وأكل لحمه من معصية الله، ومن يتأل على الله يكذبه، ومن يغفر يغفر الله له، ومن يعف يعف الله عنه، ومن يكظم الغيظ يأجره الله، ومن يصبر على الرزية يعوضه الله، ومن يتبع السمعة يسمع الله به، ومن يصبر يضعف الله له، ومن يعص الله يعذبه الله، اللهم اغفر لي ولأمتي، اللهم اغفر لي ولأمتي، اللهم اغفر لي ولأمتي، أستغفر الله لي ولكم[له]

وصلى الله عليه وسلم

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونؤمن به ونستهديه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا

---

[له] كنز العمال ص ١٢١١ ج ٨

سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى حَتّٰى يَفِيْءَ إِلٰى أَمْرِ اللّٰهِ[1]، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ أَلَا إِنَّ بَنِيْ آدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى، مِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، أَلَا إِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ تُوْقَدُ فِيْ جَوْفِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهٖ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَالْأَرْضَ الْأَرْضَ أَلَا إِنَّ خَيْرَ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ بَطِيْءَ الْغَضَبِ وَسَرِيْعَ الرِّضَاءِ وَشَرَّ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الرِّضَاءِ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ وَسَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ فَإِنَّهَا بِهَا، أَلَا إِنَّ خَيْرَ التُّجَّارِ مَنْ كَانَ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَشَرَّ التُّجَّارِ مَنْ كَانَ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَسَيِّئَ الطَّلَبِ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّئَ الطَّلَبِ أَوْ كَانَ سَيِّئَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ فَإِنَّهَا بِهَا، أَلَا إِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ أَلَا وَأَكْبَرُ الْغَدْرِ غَدْرُ أَمِيْرِ عَامَّةٍ أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا مَهَابَةُ النَّاسِ أَنْ يَّتَكَلَّمَ بِالْحَقِّ إِذَا عَلِمَهٗ أَلَا إِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَلَا إِنَّ مَثَلَ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا مَثَلُ مَا بَقِيَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ[2]، (رواه الترمذي)

---

[1] کنز العمال ص ١٤٩ ج ٨ ١٢ [2] کنز ص ١٦٢ ج ٨

# وله صلى الله عليه وآله وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَأَسْتَغْفِرُهُ وَأَسْتَهْدِيهِ وَأُوْمِنُ بِهِ وَلَا أَكْفُرُهُ وَأُعَادِي مَنْ يَّكْفُرُ بِهِ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ وَالنُّورِ وَالْمَوْعِظَةِ وَالْحِكْمَةِ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَقِلَّةٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَضَلَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَانْقِطَاعٍ مِّنَ الزَّمَانِ وَدُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَةِ وَقُرْبٍ مِّنَ الْأَجَلِ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوٰى وَفَرَّطَ وَضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا، أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ خَيْرُ مَا أَوْصٰى بِهِ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ أَنْ يَّحُضَّهُ عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنْ يَّأْمُرَهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاحْذَرُوا مَا حَذَّرَكُمُ اللّٰهُ مِنْ نَّفْسِهِ فَإِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ لِمَنْ عَمِلَ بِهِ عَلٰى وَجَلٍ وَّمَخَافَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ عَوْنٌ وَّصِدْقٌ عَلٰى مَا تَبْتَغُونَ مِنَ الْآخِرَةِ وَمَنْ يُّصْلِحِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ مِنْ أَمْرِهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لَا يَنْوِي بِهِ إِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ يَكُنْ لَهُ ذِكْرًا فِي عَاجِلِ أَمْرِهِ وَذُخْرًا فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِينَ يَفْتَقِرُ الْمَرْءُ إِلٰى مَا قَدَّمَ وَمَا كَانَ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ يَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ هُوَ الَّذِي صَدَقَ قَوْلَهُ وَأَنْجَزَ وَعْدَهُ لَا خُلْفَ لِذٰلِكَ وَإِنَّهُ يَقُولُ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي عَاجِلِ أَمْرِكُمْ وَآجِلِهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ فَإِنَّهُ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، وَإِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ تُوَقِّي مَقْتَهُ وَتُوَقِّي عُقُوبَتَهُ وَسَخَطَهُ

وإن تقوى الله تبيض الوجه وترضي الرب وترفع الدرجة فخذوا بحظكم ولا تفرطوا
في جنب الله فقد علمكم بكتابه ونهج لكم سبيله ليعلم الذين صدقوا ويعلم الكاذبين
فأحسنوا كما أحسن الله إليكم وعادوا أعداءه وجاهدوا في الله حق جهاده هو
اجتباكم وسماكم المسلمين ليهلك من هلك عن بينة ويحيى من حي عن بينة ولا
حول ولا قوة إلا بالله فأكثروا ذكر الله واعملوا لما بعد الموت فإنه من يصلح ما بينه
وبين الله يكفه الله ما بينه وبين الناس ذلك بأن الله يقضي على الناس ويملك من
الناس ولا يملكون منه الله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم له

## وقال صلى الله عليه وسلم

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونشهد به ونستنصره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن
سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له وأشهد أن لا
إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعص
الله ورسوله فقد غوى حتى يفيء إلى أمر الله (أما بعد) إنما هما اثنتان الكلام والهدي
فأحسن الكلام كلام الله وأحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم ألا وإياكم و
محدثات الأمور فإن شر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة ألا
لا يطولن عليكم الأمد فتقسو قلوبكم ألا إن كل ما هو آت قريب وإنما البعيد ما ليس
بآت ألا إنما الشقي من شقي في بطن أمه والسعيد من وعظ بغيره ألا إن قتال

---

مواهب اللدنية ۱۲ صـ ۵۳ كنز العمال صـ ۱۴۹/ج ۸ ۱۲

الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوْقٌ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، أَلَا وَإِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَإِنَّ الْكِذْبَ لَا يَصْلُحُ لَا بِالْجِدِّ وَلَا بِالْهَزْلِ وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ صَبِيَّهُ وَلَا يَفِيْ لَهُ وَإِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ صَدَقَ وَبَرَّ وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ كَذَبَ وَفَجَرَ أَلَا وَإِنَّ الْعَبْدَ يَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا[1]، أَيُّهَا النَّاسُ كَأَنَّ الْمَوْتَ عَلٰى غَيْرِنَا كُتِبَ وَكَأَنَّ الْحَقَّ عَلٰى غَيْرِنَا وَجَبَ، وَكَأَنَّ الَّذِيْ يُشَيَّعُ مِنَ الْأَمْوَاتِ سَفْرٌ عَمَّا قَلِيْلٍ إِلَيْنَا رَاجِعُوْنَ، نُبَوِّئُهُمْ أَجْدَاثَهُمْ وَنَأْكُلُ تُرَاثَهُمْ كَأَنَّا مُخَلَّدُوْنَ قَدْ نَسِيْنَا كُلَّ مَوْعِظَةٍ وَأَمِنَّا كُلَّ جَائِحَةٍ، طُوْبٰى لِمَنْ شَغَلَهُ عَيْبُهُ عَنْ عُيُوْبِ النَّاسِ، طُوْبٰى لِمَنْ طَابَ كَسْبُهُ وَصَلُحَتْ سَرِيْرَتُهُ وَحَسُنَتْ عَلَانِيَتُهُ وَاسْتَقَامَتْ طَرِيْقَتُهُ، طُوْبٰى لِمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ مِنْ غَيْرِ مَنْقَصَةٍ وَأَنْفَقَ مَا لًا جَمَعَهُ مِنْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَخَالَطَ أَهْلَ الْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ، وَرَحِمَ أَهْلَ الذُّلِّ وَالْمَسْكَنَةِ طُوْبٰى لِمَنْ أَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَّالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ وَوَسِعَتْهُ السُّنَّةُ وَلَمْ يَعْدُ عَنْهَا إِلٰى بِدْعَةٍ[2]،

وصلى الله عليه وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى، نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا أَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهُ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهُ وَيَتَّبِعُ

---

[1] كنز العمال ص ١٧٣ ج ٨ ، ١٢ [2] كنز ص ٢٠٣ ج ٨ و ص ١٦٤ ج ٨ ، ١٢

رضوانه ويجتنب سخطه، يا أيها الناس توبوا إلى الله قبل أن تموتوا وبادروا بالأعمال الصالحة قبل أن تشتغلوا عنها هرمًا ناغضًا أو موتًا خالصًا أو مرضًا حابسًا أو تسويفًا موليًا وصلوا الذي بينكم وبين ربكم تسعدوا وأكثروا الصدقة في السر والعلانية تؤجروا وتحمدوا وترزقوا وتنصروا وتجبروا وأمروا بالمعروف تخصبوا وانهوا عن المنكر تنصروا، أيها الناس إن أكيسكم أكثركم ذكرًا للموت وأكرمكم أحسنكم استعدادًا له، ألا وإن من علامات العقل التجافي عن دار الغرور، والإنابة إلى دار الخلود، والتزود لسكنى القبور والتأهب ليوم النشور، أيها الناس إن لكم معالم فانتهوا إلى معالمكم، وإن لكم نهاية فانتهوا إلى نهايتكم فإن العبد المؤمن بين مخافتين، بين أجل قد مضى لا يدري ما الله قاض فيه، وبين أجل قد بقي لا يدري ما الله صانع به، فليتزود العبد من نفسه لنفسه، ومن حيوته لموته ومن شبابه لكبره، ومن دنياه لآخرته، فوالذي نفسي بيده ما بعد الموت من مستعتب ولا بعد الدنيا دار إلا الجنة أو النار، أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم[52]

وصلى الله تعالى عليه وسلم

الحمد لله أحمده ونستعينه نعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له، أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، إن أحسن الحديث كتاب الله، قد أفلح من زينه الله في قلبه وأدخله في الإسلام بعد الكفر واختاره على ما سواه من أحاديث الناس إنه أحسن الحديث وأبلغه، أحبوا من

---

[51] مواهب وزرقاني ١٢ [52] رواه الفقيه أبو الليث في كتابه تنبيه الغافلين ١٢

أحبّ الله، أحبّوا الله تعالى من كل قلوبكم ولا تملّوا كلام الله وذكره ولا يقسى قلوبكم فقد سمّاه الله خيرته من الأعمال والصالح من الحديث ومن كل ما أوتي الناس من الحلال والحرام، فاعبدوا الله ولا تشركوا به شيئاً واتقوه حق تقاته واصدقوا الله صالح ما تقولون بأفواهكم وتحابّوا بروح الله عز وجل بينكم إن الله يغضب أن ينكث عهده والسلام عليكم ورحمة الله، الأنبياء قادة والفقهاء سادة، ومجالستهم زيادة، وأنتم في ممرّ الليل والنهار في آجال منقوصة وأعمال محفوظة والموت يأتيكم بغتة فمن زرع خيراً يحصد رغبة ومن زرع شراً يحصد ندامة[1]، النادم ينتظر الرحمة والمعجب ينتظر المقت وكل عامل سيقدم على ما أسلف عند موته فإن ملاك الأعمال خواتيمها والليل والنهار مطيّتان فاركبوهما بلاغاً إلى الآخرة إياكم والتسويف بالتوبة والغرّة بحلم الله، واعلموا أن الجنة والنار أقرب إلى أحدكم من شراك نعله، فمن يعمل مثقال ذرة خيراً يره، ومن يعمل مثقال ذرة شراً يره[2]، أوصيكم بتقوى الله عز وجل والقرآن فإنه نور الظلمة وهدى النهار، فاتلوه على ما كان من جهد وفاقة فإن عرض لك بلاء فاجعل مالك دون دمك، فإن تجاوزك البلاء فاجعل مالك ودمك دون دينك، فإن المسلوب من سلب دينه والمحروب من حرب دينه، ألا إنه لا فاقة بعد الجنة ولا غنى بعد النار، إن النار لا يستغنى فقيرها ولا يفكّ أسيرها[3]

وصلى الله عليه وآله وسلم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من

---

[1] كنز العمال ص ۱۶۷ ج ۸ ۱۲ [2] كنز ص ۱۶۵ ج ۸ ۱۲ [3] كنز ص ۱۱۶ ج ۸ ۱۲

شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد يا ايها الناس انه لا نبي بعدي ولا امة بعدكم الا فاعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وصلوا ارحامكم وادوا زكوة اموالكم طيبة بها انفسكم واطيعوا ولاة امركم تدخلوا جنة ربكم[1] ايها الناس اما تستحيون تجمعون ما لا تاكلون وتبنون ما لا تسكنون وتؤملون ما لا تدركون اما تستحيون من ذلك[2]، ايها الناس انكم في دار هدنة وانتم على ظهر سفر السير بكم سريع فاعدوا الجهاز لبعد المسافة[3]، ان اشد ما اخوف عليكم خصلتان اتباع الهوى وطول الامل، فاما اتباع الهوى فانه يعدل عن الحق واما طول الامل فالحب للدنيا، الا ان للدين ابناء وان للدنيا ابناء فكونوا من ابناء الدين ولا تكونوا من ابناء الدنيا الا ان الدنيا قد ارتحلت مولية والاخرة قد ارتحلت مقبلة الا وانكم في يوم عمل ليس فيه حساب الا وانكم توشكون في يوم حساب وليس فيه عمل[4] احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده امامك، تعرف الى الله في الرخاء يعرفك في الشدة واذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله، جف القلم بما هو كائن الى يوم القيامة فلو جهد الخلائق ان ينفعوك بشيء لم يكتبه الله لك لم يقدروا عليه ولو اجتمعوا ان يضروك بشيء لم يكتب الله عليك لم يقدروا عليه فان استطعت ان تعمل لله بالرضاء باليقين فاعمل، وان لم تستطع فان في الصبر على ما تكره خيرا كثيرا واعلم ان النصر مع الصبر وان الفرج مع الكرب وان مع العسر يسرا[5] يا ابن آدم اوصيك بتقوى الله فانه رأس الامر كله، عليك

---

[1] كنز العمال ص۱۴۱ ج۸ ۱۲ [2] كنز ص۲۴۳ ج۸ ۱۲ [3] كنز ص۲۰۳ ج۸ ۱۲ [4] كنز ص۲۱۲ ج۸ ۱۲ [5] كنز ص۲۰۴ ج۸ ۱۲

بتلاوة القرآن وذكر الله فإنه ذكر لك في السماء ونور لك في الأرض، عليك بطول الصمت إلا من خير فإنه مطردة للشيطان عنك وعون لك على أمر دينك، إياك وكثرة الضحك فإنه يميت القلب ويذهب بنور الوجه، عليك بالجهاد فإنه رهبانية أمتي، أحب المساكين وجالسهم، انظر إلى من تحتك ولا تنظر إلى من فوقك فإنه أجدر أن لا تزدري نعمة الله عندك، صل قرابتك وإن قطعوك، قل الحق وإن كان مرا، لا تخف في الله تعالى لومة لائم، ليحجزك عن الناس ما تعلم من نفسك ولا تجد عليهم فيما تأتي، وكفى بالمرء عيبا أن يكون فيه ثلث خصال، أن يعرف من الناس ما يجهل عن نفسه، ويستحيي لهم مما هو فيه، ويؤذي جليسه، يا ابن آدم لا عقل كالتدبير، ولا ورع كالكف، ولا حسب كحسن الخلق[1]

## صلى الله عليه وسلم

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، أرسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة، من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فإنه لا يضر إلا نفسه ولا يضر الله شيئا[2]، أما بعد، يا أيها الناس قد أظلكم شهر عظيم شهر مبارك، شهر فيه ليلة خير من ألف شهر، جعل الله تعالى صيامه فريضة وقيام ليله تطوعا من تقرب فيه بخصلة من الخير كان

---

[1] كنز العمال ج ۸ ص ۱۶۵ ۱۲ [2] ابوداؤد ۱۲

كَمَنْ أَدّٰى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدّٰى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ، يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ، فَاسْتَكْثِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَانِ تُرْضُونَ بِهَا رَبَّكُمْ وَخَصْلَتَانِ لَا غِنٰى لَكُمْ عَنْهَا، فَأَمَّا خَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُونَ بِهَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَتَسْتَغْفِرُونَهُ، وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنٰى لَكُمْ عَنْهَا فَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ[1]

## [illegible]

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا أَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ، أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ يَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ

---

[1] رواه البيهقي في شعب الايمان ۱۲

بِحَذَافِيْرِهٖ فِي النَّارِ، اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ[51]، (عِبَادَ اللّٰهِ) مَنْ نَفَّسَ عَنْ
مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ
يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ
فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ
اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ
يَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ
اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ، وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ[52]، ذِكْرُ الْاَنْبِيَآءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ
الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ لِّلذُّنُوْبِ، وَذِكْرُ الْمَوْتِ صَدَقَةٌ، وَذِكْرُ النَّارِ مِنَ الْجِهَادِ، وَذِكْرُ الْقَبْرِ
يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَذِكْرُ الْقِيَامَةِ تُبَاعِدُكُمْ عَنِ النَّارِ، وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ تَرْكُ الْجَهْلِ، وَ
رَاْسُ مَالِ الْعَالِمِ تَرْكُ الْكِبْرِ، وَثَمَنُ الْجَنَّةِ تَرْكُ الْحَسَدِ، وَالنَّدَامَةُ مِنَ الذُّنُوْبِ التَّوْبَةُ
الصَّادِقَةُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ نِصْفُ الْمِيْزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ، وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ، وَالزَّكٰوةُ
بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ، وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهٗ
فَمُعْتِقُهَا اَوْ بَايِعُهَا فَمُوْبِقُهَا[53]، وَمَنْ رَاٰى نِعْمَةَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنِ اسْتَبْطَاَ الرِّزْقَ
فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَمَنْ حَزَنَهٗ اَمْرٌ فَلْيَقُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ،

---

[51] كنز العمال ص ١٧٤/٨ ١٢ [52] كنز ص ١٦٣/٨ ١٢ [53] كنز ص ١٦٣/٨ ١٢

# خطبة سيدنا يحيى على نبينا وعليه الصلوة والسلام

(أحمد الله وأثني عليه وبعد) فإن الله تعالى أمرني بخمس كلمات أن أعمل بهن وآمركم أن تعملوا بهن وأولهن أن تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئاً، فإن مثل من أشرك بالله كمثل رجل اشترى عبداً من خالص ماله بذهب أو ورق ثم أسكنه داراً فقال اعمل وارفع إلي فجعل العبد يعمل ويرفع إلى غير سيده فأيكم يرضى، ثم أسكنه داراً فقال اعمل وارفع إلي فجعل العبد يعمل ويرفع إلى غير سيده فأيكم يرضى أن يكون عبده كذلك و إن الله تعالى خلقكم ورزقكم فاعبدوه ولا تشركوا به شيئاً وأمركم بالصلوة إذا قمتم إلى الصلوة فلا تلتفتوا فإن الله عز وجل يقبل بوجهه إلى عبده ما لم يلتفت، وأمركم بالصيام ومثل ذلك كمثل رجل معه صرة مسك في عصابة كلهم يجد ريح المسك وإن خلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك، وأمركم بالصدقة ومثل ذلك كمثل رجل أسره العدو فشدوا يديه إلى عنقه وقدموه ليضربوا عنقه فقال لهم هل لك أن أفتدي نفسي منكم فجعل يفتدي نفسه منهم بالقليل والكثير حتى فك نفسه وأمركم بذكر الله كثيراً ومثل ذلك كمثل رجل طلبه العدو سراعاً في إثره فأتى حصناً حصيناً فأحرز نفسه فيه وإن العبد أحصن ما يكون من الشيطان إذا كان في ذكر الله تعالى، وأنا آمركم بخمس أمرني الله بهن الجماعة والسمع والطاعة والهجرة والجهاد في سبيل الله فإنه من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الإسلام

مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ فَادْعُوا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللّٰهِ[1]

## خُطَبُ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَسِرَاجًا مُنِيرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا، أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْاِعْتِصَامِ بِأَمْرِ اللّٰهِ الَّذِي شَرَعَ لَكُمْ وَهَدَاكُمْ بِهِ فَإِنَّ جَوَامِعَ هُدَى الْإِسْلَامِ بَعْدَ كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِمَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ أَمْرَكُمْ فَإِنَّهُ مَنْ يُطِعْ وَالِيَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَإِيَّاكُمْ وَاتِّبَاعَ الْهَوَى فَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ حُفِظَ مِنَ الْهَوَى وَالطَّمَعِ وَالْغَضَبِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفَخْرَ وَمَا فَخْرُ مَنْ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِلَى التُّرَابِ يَعُودُ ثُمَّ يَأْكُلُهُ الدُّودُ ثُمَّ هُوَ الْيَوْمَ حَيٌّ وَغَدًا مَيِّتٌ فَاعْمَلُوا يَوْمًا بِيَوْمٍ وَسَاعَةً بِسَاعَةٍ، وَتَوَقَّوْا دُعَاءَ الْمَظْلُومِ وَعُدُّوا أَنْفُسَكُمْ فِي الْمَوْتَى، وَاصْبِرُوا فَإِنَّ الْعَمَلَ كُلَّهُ

---

[1] اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام کو پانچ باتوں کا حکم فرمایا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو اُن پر عمل کرنے کی ہدایت فرما دیں۔ شاید اُن سے اس بارہ میں کچھ تاخیر ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ یا تو وہ (یعنی حضرت یحییٰ) ان باتوں کی بنی اسرائیل کو ہدایت کریں یا تم اُن کو ہدایت کرو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ کے پاس تشریف لائے اور یہ سب واقعہ بیان کیا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یا روح اللہ مجھے خوف ہے کہ اگر آپ اس معاملہ میں مجھ پر سبقت کی تو میں عتاب الٰہی میں گرفتار ہو جاؤں، یا زمین میں سما جاؤں۔ اسکے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام نے تمام بنی اسرائیل (مسجد اقصیٰ میں) جمع کیا۔ یہاں تک کہ مسجد بھر گئی اور بلند مقام پر کھڑے ہو کر یہ خطبہ پڑھا (کذا فی کنز العمال بروایت حارث بن حارث الاشعری)

بِالصَّبْرِ، وَاحْذَرُوْا وَالْحَذَرُ يَنْفَعُ، وَاعْمَلُوْا وَالْعَمَلُ يُقْبَلُ، وَاحْذَرُوْا مَا حَذَّرَكُمُ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِهِ، وَسَارِعُوْا فِيْمَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مِنْ رَحْمَتِهِ وَافْهَمُوْا تُفَهَّمُوْا وَاتَّقُوْا تُوَقَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ بَيَّنَ لَكُمْ مَا أَهْلَكَ بِهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَمَا نَجَا بِهِ مَنْ نَجَا قَبْلَكُمْ قَدْ بَيَّنَ لَكُمْ فِيْ كِتَابِهِ حَلَالَهُ وَحَرَامَهُ وَمَا يُحِبُّ مِنَ الْأَعْمَالِ وَمَا يَكْرَهُ فَإِنِّيْ لَا آلُوْكُمْ وَنَفْسِيْ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَاعْلَمُوْا أَنَّكُمْ مَا أَخْلَصْتُمْ لِلّٰهِ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَرَبَّكُمْ أَطَعْتُمْ وَحَظَّكُمْ حَفِظْتُمْ وَاغْتَبَطْتُمْ وَمَا تَطَوَّعْتُمْ بِهِ لِدِيْنِكُمْ فَاجْعَلُوْهُ نَوَافِلَ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ تَسْتَوْفُوْا بِسَلَفِكُمْ وَتُعْطَوْا جَزَاءَكُمْ حِيْنَ فَقْرِكُمْ وَحَاجَتِكُمْ إِلَيْهَا ثُمَّ تَفَكَّرُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فِيْ إِخْوَانِكُمْ وَصَحَابَتِكُمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا قَدْ وَرَدُوْا عَلٰى مَا قَدَّمُوْا فَأَقَامُوْا عَلَيْهِ وَحَلُّوْا فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ لَهُ شَرِيْكٌ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهِ نَسَبٌ يُعْطِيْهِ بِهِ خَيْرًا وَلَا يَصْرِفُ عَنْهُ سُوْءًا إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَاتِّبَاعِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ لَا خَيْرَ فِيْ خَيْرٍ بَعْدَهُ النَّارُ وَلَا شَرَّ فِيْ شَرٍّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ[1]

## وَلَهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِيْ وَأَجَلُكُمْ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

---

[1] كذا العمال ص ۲۰۶ ۸ عن ابن ابي الدنيا ورواه ابن عساكر عن موسى بن عقبة واوردها ايضا في تاريخ الخلفا ۱۲۶

اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ، وَ
مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا، اُوْصِيْكُمْ بِاللّٰهِ
لِفَقْرِكُمْ وَفَاقَتِكُمْ اَنْ تَتَّقُوْهُ وَاَنْ تُثْنُوْا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاَنْ تَسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا،
وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَا اَخْلَصْتُمْ لِلّٰهِ فَرَبَّكُمْ اَطَعْتُمْ وَحَقَّهٗ وَحَقَّكُمْ حَفِظْتُمْ فَاَعْطُوْا ضَرَائِبَكُمْ فِيْ
اَيَّامِ سَلَفِكُمْ اِجْعَلُوْهَا نَوَافِلَ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ حَتّٰى تَسْتَوْفُوْا سَلَفَكُمْ وَضَرَائِبَكُمْ حِيْنَ فَقْرِكُمْ
وَحَاجَتِكُمْ ثُمَّ تَفَكَّرُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَيْنَ كَانُوْا اَمْسِ، وَاَيْنَ هُمُ الْيَوْمَ، اَيْنَ
الْمُلُوْكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَّرُوْهَا قَدْ نُسُوْا وَنُسِيَ ذِكْرُهُمْ فَهُمُ الْيَوْمَ كَلَا شَيْءٍ
فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةٌ وَّهُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْقُبُوْرِ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ
رِكْزًا، وَاَيْنَ مَنْ تَعْرِفُوْنَ مِنْ اَصْحَابِكُمْ وَاِخْوَانِكُمْ قَدْ وَرَدُوْا عَلٰى مَا قَدَّمُوْا فَحَلُّوا الشَّقَاوَةَ
وَالسَّعَادَةَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ نَسَبٌ يُّعْطِيْهِ بِهٖ خَيْرًا
وَّلَا يَصْرِفُ عَنْهُ سُوْٓءًا اِلَّا بِطَاعَتِهٖ وَاتِّبَاعِ اَمْرِهٖ، وَاِنَّهٗ لَا خَيْرَ فِيْ خَيْرٍ بَعْدَهُ النَّارُ وَلَا
شَرَّ فِيْ شَرٍّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ، اَمَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ تَغْدُوْنَ وَتَرُوْحُوْنَ لِاَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ فَمَنِ اسْتَطَاعَ
اَنْ يَّنْقَضِيَ الْاَجَلُ وَهُوَ فِيْ عَمَلِ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَنْ تَنَالُوْا ذٰلِكَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اِنَّ اَقْوَامًا جَعَلُوْا
اٰجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ فَنَهَاكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنُوْا اَمْثَالَهُمْ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ
اَنْفُسَهُمْ، اَيْنَ مَنْ تَعْرِفُوْنَ مِنْ اِخْوَانِكُمْ قَدِمُوْا عَلٰى مَا قَدَّمُوْا فِيْ اَيَّامِ سَلَفِهِمْ وَحَلُّوْا فِيْهِ
بِالشِّقْوَةِ وَالسَّعَادَةِ، اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ الَّذِيْنَ بَنَوُا الْمَدَائِنَ وَحَفُّوْهَا بِالْحَوَائِطِ قَدْ صَارُوْا
تَحْتَ الصَّخْرِ وَالْاٰثَارِ هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ لَا تَفْنٰى عَجَائِبُهٗ فَاسْتَضِيْئُوْا مِنْهُ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ

---

؎ كنز العمال ص ۲۰۵/۸ ۱۲

وَانْتَصِحُوا بِشِفَائِهِ وَبَيَانِهِ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنٰى عَلٰى زَكَرِيَّا وَأَهْلِ بَيْتِهِ، فَقَالَ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَّكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ، لَا خَيْرَ فِيْ قَوْلٍ لَا يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللهِ وَلَا خَيْرَ فِيْ مَالٍ لَا يُنْفَقُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ يَغْلِبُ جَهْلُهُ حِلْمَهُ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ [1]

## وله رضي الله تعالى عنه

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِيْ وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ، وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا، أَمَّا بَعْدُ أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْ تُثْنُوْا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَأَنْ تَخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ، وَتَجْمَعُوا الْإِلْحَافَ بِالْمَسْأَلَةِ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنٰى عَلٰى زَكَرِيَّا وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَّكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ، ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ ارْتَهَنَ بِحَقِّهِ أَنْفُسَكُمْ وَأَخَذَ عَلٰى ذٰلِكَ مَوَاثِيْقَكُمْ وَاشْتَرٰى مِنْكُمُ الْقَلِيْلَ الْفَانِيَ بِالْكَثِيْرِ الْبَاقِيْ وَهٰذَا كِتَابُ اللهِ فِيْكُمْ لَا تَفْنٰى عَجَائِبُهُ وَلَا يُطْفَأُ نُوْرُهُ فَصَدِّقُوْا قَوْلَهُ وَانْتَصِحُوْا كِتَابَهُ وَاسْتَبْصِرُوْا فِيْهِ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ فَإِنَّمَا خَلَقَكُمْ لِلْعِبَادَةِ وَوَكَّلَ بِكُمُ الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللهِ أَنَّكُمْ تَغْدُوْنَ وَتَرُوْحُوْنَ

---

[1] كنز العمال ص ٢٠٦ ج ١٢

فِي أَجَلٍ قَدْ غُيِّبَ عَنْكُمْ عِلْمُهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْقَضِيَ الْآجَالُ وَأَنْتُمْ فِي عَمَلِ اللهِ فَافْعَلُوا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا ذٰلِكَ إِلَّا بِاللهِ فَسَابِقُوا فِي مَهَلِ آجَالِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ فَتَرُدَّكُمْ إِلَى سُوْءِ أَعْمَالِكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا جَعَلُوا آجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ فَنَسُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَنْهَاكُمْ أَنْ تَكُونُوا أَمْثَالَهُمْ، اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلنَّجَا اَلنَّجَا[2] إِنَّ وَرَاءَكُمْ طَالِبًا حَثِيثًا أَمْرُهُ سَرِيعٌ أَيْنَ الْوُضَاةُ الْحَسَنَةُ وُجُوهُهُمُ الْمُعْجَبُونَ بِشَبَابِهِمْ أَيْنَ الْمُلُوكُ الَّذِينَ بَنَوُا الْمَدَائِنَ وَحَصَّنُوهَا أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُعْطَوْنَ الْغَلَبَةَ فِي مَوَاطِنِ الْحَرْبِ قَدْ تَضَعْضَعَ أَرْكَانُهُمْ حِينَ أَخْنَى بِهِمُ الدَّهْرُ وَأَصْبَحُوا فِي ظُلُمَاتِ الْقُبُورِ، اَلْوَحَا اَلْوَحَا ثُمَّ النَّجَا النَّجَا،[3]

## خطب سيدنا عمر الفاروق رضي الله عنه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِينًا، أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ أَصْحٰبَ الرَّأْيِ أَعْدَاءُ السُّنَّةِ وَأَعْيَتْهُمُ الْأَحَادِيثُ أَنْ يَّحْفَظُوهَا وَتَفَلَّتَتْ مِنْهُمْ أَنْ يَّعُوهَا وَاسْتَحْيَوْا إِذَا سَأَلَهُمُ النَّاسُ أَنْ يَّقُولُوا لَا نَدْرِي فَعَانَدُوا السُّنَنَ بِرَأْيِهِمْ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيَّهُ وَلَا رَفَعَ الْوَحْيَ عَنْهُمْ حَتّٰى أَغْنَاهُمْ عَنِ الرَّأْيِ وَلَوْ كَانَ الدِّينُ يُؤْخَذُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ

[1] كنز العمال ص ٢٠٦ ج ٨ ١٢ [2] اخرجه ابن ابي الدنيا [3] من خطبة ابي بكر رضي الله عنه ١٢

مِنْ ظُهُورِهِ فَإِيَّاكَ وَإِيَّاهُمْ[۵۱] سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَىٰ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَىٰ دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَىٰ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ[۵۲]، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَإِنَّ بَعْضَ الْيَأْسِ غِنًى وَإِنَّكُمْ تَجْمَعُونَ مَا لَا تَأْكُلُونَ وَتَأْمُلُونَ مَا لَا تُدْرِكُونَ وَأَنْتُمْ مُؤَجَّلُونَ فِي دَارِ غُرُورٍ، وَاعْلَمُوا أَنَّ بَعْضَ الشُّحِّ شُعْبَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ فَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، أَيُّهَا النَّاسُ أَطِيبُوا مَثْوَاكُمْ وَأَصْلِحُوا أُمُورَكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَلَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ فَإِنَّهُ إِنْ لَّمْ يَشِفَّ فَإِنَّهُ يَصِفُ[۵۳]، وَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدُ فَأَخْشَىٰ إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَّقُولَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَىٰ مَنْ زَنَىٰ إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ النِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابٍ أَنْ لَّا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ[۵۴]

فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

## وقال رضي الله تعالى عنه

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ

---

[۵۱] ازالۃ الخفاء۔ [۵۲] ازالۃ الخفاء [۵۳] ازالۃ الخفاء [۵۴] رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۲-

قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ، وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا، اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَبِحَمْدِهٖ قَدِ اسْتَوْجَبَ عَلَيْكُمُ الشُّكْرَ وَاتَّخَذَ عَلَيْكُمُ الْحُجَجَ فِيْمَا اٰتَاكُمْ مِّنْ كَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ مِّنْكُمْ وَلَا رَغْبَةٍ مِّنْكُمْ فِيْهِ فَخَلَقَكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَمْ تَكُوْنُوْا شَيْئًا لِّنَفْسِهٖ وَعِبَادَتِهٖ قَدْ كَانَ قَادِرًا عَلٰى اَنْ يَّجْعَلَكُمْ لِاَهْوَنِ خَلْقِهٖ عَلَيْهِ فَجَعَلَ لَكُمْ عَامَّةَ خَلْقِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْكُمْ لِشَيْءٍ غَيْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً وَّحَمَلَكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ثُمَّ جَعَلَ لَكُمْ سَمْعًا وَّبَصَرًا، وَمِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نِعَمٌ عَمَّ بِهَا بَنِيْ اٰدَمَ وَمِنْهَا نِعَمٌ اخْتَصَّ بِهَا اَهْلَ دِيْنِكُمْ ثُمَّ صَارَتْ تِلْكَ النِّعَمُ خَوَاصُّهَا فِيْ دَوْلَتِكُمْ وَطَبَقَتِكُمْ وَلَيْسَ مِنْ تِلْكَ النِّعَمِ نِعْمَةٌ وَصَلَتْ اِلٰى امْرِءٍ خَاصَّةً اِلَّا لَوْ قَسَمْتُمْ مَا وَصَلَ اِلَيْهِ مِنْهَا بَيْنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ اَتْعَبَهُمْ شُكْرُهَا وَقَدْ حَمَّلَهُمْ حَقَّهَا اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ مَعَ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاَنْتُمْ مُّسْتَخْلَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ قَاهِرُوْنَ لِاَهْلِهَا قَدْ نَصَرَ اللّٰهُ دِيْنَكُمْ فَلَمْ تُصْبِحْ اُمَّةٌ مُّخَالِفَةٌ لِّدِيْنِكُمْ اِلَّا اُمَّتَانِ اُمَّةٌ مُّسْتَعْبَدَةٌ لِّلْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ يَجْزُوْنَ لَكُمْ يَسْتَصْفُوْنَ مَعَايِشَهُمْ وَكَدَائِحَهُمْ وَرَشْحَ جِبَاهِهِمْ عَلَيْهِمُ الْمُؤْنَةُ وَلَكُمُ الْمَنْفَعَةُ وَاُمَّةٌ يَّنْتَظِرُوْنَ وَقَائِعَ اللّٰهِ وَسَطَوَاتِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَدْ مَلَاَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ رُعْبًا فَلَيْسَ لَهُمْ مَّعْقِلٌ يَلْجَاُوْنَ اِلَيْهِ وَلَا مَهْرَبٌ يَتَّقُوْنَ بِهٖ دَهَمَتْهُمْ جُنُوْدُ اللّٰهِ وَنَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ مَعَ رَفَاهَةِ الْعَيْشِ

واستفاضة المال وتتابع البعوث وسد الثغور باذن الله في العافية الجليلة العامة
التي لم تكن الامة على احسن منها منذ كان الاسلام والله المحمود مع الفتوح
العظام في كل بلد فما عسے ان يبلغ شكر الشاكرين وذكر الذاكرين واجتهاد المجتهدين
مع هذه النعم التي لا تعد ولا تحصے عددها ولا يقدر قدرها ولا يستطاع اداء
حقها الا بعون الله ورحمته ولطفه فنسأل الله الذي ابلانا هذا ان يرزقنا العمل
لطاعته والمسارعة الى مرضاته واذكروا عباد الله بلاء الله عندكم واستتموا نعم
الله عليكم وفي مجالسكم مثنى وفرادى فان الله عز وجل قال لموسى عليه السلام
اخرج قومك من الظلمات الى النور وذكرهم بايام الله وقال لمحمد صلى الله عليه وسلم
واذكروا اذ انتم قليل مستضعفون في الارض فلو كنتم اذ انتم مستضعفين محرومين
خير الدنيا على شعبة من الحق تؤمنون بها وتستريحون اليها مع المعرفة بالله وبدينه
وترجون الخير فيما بعد الموت ذلك ولكنكم كنتم اشد الناس عيشة واعظم الناس بالله
جهالة فلو كان هذا الذي استشلاكم به لم يكن معه حظ في دنياكم غير انه ثقة لكم في آخرتكم
التي اليها المعاد والمنقلب وانتم من جهد المعيشة على ما كنتم عليه احرياء وان تشحوا على
الله نصيبكم منه عزبلة فانه قد جمع لكم فضيلة الدنيا وكرامة الآخرة او لمن شاء ان يجمع له ذلك
منكم فاذكركم الله الحائل بينكم وبين قلوبكم الا ما عرفتم حق الله فعملتم له وقسرتم انفسكم على طاعته
وجمعتم مع السرور بالنعم خوفا لزوالها وانتقالها ووجلا من تحويلها فانه لا شيء اسلب لنعمة من
كفرانها وان الشكر امن للغير ونماء للنعمة واستيجاب للزيادة وهذا على في امركم ونهيكم واجب ان شاء الله تعالى[٥]

---

[٥] ازالة الخفاء ١٢

## وله رضي الله تعالى عنه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ، وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا، تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ تُعْرَفُوْا بِهٖ وَاعْمَلُوْا بِهٖ تَكُوْنُوْا مِنْ اَهْلِهٖ فَاِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ مَنْزِلَةَ ذِيْ حَقٍّ اَنْ يُّطَاعَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا يُقَرِّبُ مِنْ اَجَلٍ وَّلَا يُبَعِّدُ مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ قَوْلٌ بِحَقٍّ وَّتَذْكِيْرٌ عَظِيْمٌ وَاعْلَمُوْا اَنَّ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ رِزْقِهٖ حِجَابًا فَاِنْ صَبَرَ اَتَاهُ رِزْقُهٗ وَاِنِ اقْتَحَمَ هَتَكَ الْحِجَابَ وَلَمْ يُدْرِكْ فَوْقَ رِزْقِهٖ وَاَدِّبُوا الْخَيْلَ وَانْتَضِلُوْا وَانْتَعِلُوْا وَتَسَوَّكُوْا وَتَمَعْدَدُوْا وَاِيَّاكُمْ وَاَخْلَاقَ الْعَجَمِ وَمُجَاوَرَةَ الْجَبَّارِيْنَ وَاَنْ يُّرْفَعَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ صَلِيْبٌ وَّاَنْ تَجْلِسُوْا عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَتَدْخُلُوا الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَّتَدَعُوْا نِسَاءَكُمْ يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَاَنْ تَكْسِبُوْا مِنْ عُقَدِ الْاَعَاجِمِ بَعْدَ نُزُوْلِكُمْ فِيْ بِلَادِهِمْ مَا يَحْبِسُكُمْ فِيْ اَرْضِهِمْ فَاِنَّكُمْ تُوْشِكُوْنَ اِلٰى اَنْ تَرْجِعُوْا اِلٰى بِلَادِكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَالصَّغَارَ اَنْ تَجْعَلُوْهُ فِيْ رِقَابِكُمْ وَعَلَيْكُمْ بِاَمْوَالِ الْعَرَبِ الْمَاشِيَةِ تَنْزِلُوْنَ بِهَا حَيْثُ نَزَلْتُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَشْرِبَةَ تُصْنَعُ مِنْ ثَلَاثَةٍ مِّنَ الزَّبِيْبِ وَالْعَسَلِ وَالتَّمْرِ فَمَا عَتَقَ مِنْهَا فَهُوَ خَمْرٌ لَا يَحِلُّ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يُزَكِّيْ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ وَّلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُقَرِّبُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ اَعْطٰى اِمَامَهٗ

صَفْقَةً يُرِيْدُ بِهَا الدُّنْيَا فَإِنْ أَصَابَهَا وَفَى لَهُ وَإِنْ لَّمْ يُصِبْهَا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ خَرَجَ بِسِلْعَتِهٖ بَعْدَ الْعَصْرِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَاشْتَرَيْتَ لِقَوْلِهٖ وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ وَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَهْجُرَ أَخَاكَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ أَتَى سَاحِرًا أَوْ كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا وَمَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ وَسَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ أَمَارَةُ الْمُسْلِمِ الْمُؤْمِنِ[۵۱] وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُبْتَدَعَاتُهَا وَإِنَّ الْاِقْتِصَادَ فِيْ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنَ الْاِجْتِهَادِ فِيْ بِدْعَةٍ وَّحَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا فَإِنَّهُ أَهْوَنُ لِحِسَابِكُمْ وَزِنُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُوْزَنُوْا وَتَزَيَّنُوْا لِلْعَرْضِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ[۵۲] عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَإِنَّ فِيْهِ نُوْرًا وَّشِفَاءً وَّغَيْرُهُ الشَّقَاءُ وَقَدْ قَضَيْتُ الَّذِيْ عَلَيَّ فِيْمَا وَلَّانِيْ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أُمُوْرِكُمْ وَوَعَظْتُكُمْ نُصْحًا لَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ إِذْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذْ يَنْزِلُ الْوَحْيُ وَإِذْ يُنَبِّئُنَا اللّٰهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ أَلَا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ وَانْقَطَعَ الْوَحْيُ وَإِنَّمَا نَعْرِفُكُمْ بِمَا نَقُوْلُ لَكُمْ مَنْ أَظْهَرَ لَكُمْ خَيْرًا ظَنَنَّا بِهٖ خَيْرًا وَأَحْبَبْنَاهُ عَلَيْهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا شَرًّا ظَنَنَّا بِهٖ شَرًّا وَأَبْغَضْنَاهُ عَلَيْهِ، سَرَائِرُكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ أَلَا إِنَّهُ قَدْ أَتٰى عَلَيَّ حِيْنٌ وَأَنَا أَحْسَبُ أَنَّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يُرِيْدُ اللّٰهَ وَمَا عِنْدَهُ فَقَدْ خُيِّلَ لِيْ بِأَخَرَةٍ أَنَّ رِجَالًا قَدْ قَرَءُوْهُ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ مَا عِنْدَ النَّاسِ فَأَرِيْدُوا اللّٰهَ بِقِرَاءَتِهٖ وَأَرِيْدُوْهُ بِأَعْمَالِكُمْ أَلَا وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أُرْسِلُ عُمَّالِيْ إِلَيْكُمْ لِيَضْرِبُوْا أَبْشَارَكُمْ[۵۳] وَلَا لِيَأْخُذُوْا أَمْوَالَكُمْ وَلٰكِنْ أُرْسِلُهُمْ إِلَيْكُمْ لِيُعَلِّمُوْكُمْ دِيْنَكُمْ وَسُنَّتَكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهٖ سِوٰى ذٰلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ

---

[۵۱] كنز العمال صفحہ ۲۰۳ ۱۲ [۵۲] كنز صفحہ ۲۰۸ ۱۲ [۵۳] كنز صفحہ ۲۱۰ ۱۲

فوالذي نفسي بيده إذًا لأقصّنّه منه ألا لا تضربوا المسلمين فتذلّوهم ولا تجمّروهم فتفتنوهم ولا تمنعوهم حقوقهم فتكفروهم ولا تنزلوهم الغياض فتضيّعوهم أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم[1]

## وله رضي الله عنه

الحمد لله ربّ العالمين أحمده وأستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فإنّه قد دنا أجلي وأجلكم وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأنّ محمّداً عبده ورسوله، أرسله بالحقّ بشيراً ونذيراً وسراجاً منيراً لينذر من كان حيّاً ويحقّ القول على الكافرين ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضلّ ضلالاً مبيناً ۔ أمّا بعد فإنّي أوصيكم بتقوى الله الذي يبقى ويفنى ما سواه الذي بطاعته يكرم أولياءه وبمعصيته يضلّ أعداءه فليس لهالك هلك معذرة في فعل ضلالة حسبها هدى ولا في ترك حقّ حسبه ضلالة وإنّ أحقّ ما تعاهد الراعي من رعيّته أن يتعاهد بما لله عليه من وظائف دينهم الذي هداهم الله له وإنّما علينا أن نأمركم بما أمركم الله به من طاعته وأن ننهاكم عمّا نهاكم الله عنه من معصيته وأن نقيم فيكم أمر الله عزّ وجلّ في قريب الناس وبعيدهم ولا نبالي على من مال الحقّ وقد علمت أنّ أقواماً يتمنّون في دينهم فيقولون نحن نصلّي مع المصلّين ونجاهد مع المجاهدين وننتحل الهجرة وكلّ ذلك يفعله أقوام لا يحملون له حقّه وإنّ الإيمان ليس بالتحلّي وإنّ للصلوٰة وقتاً اشترطه الله

---

[1] كنز العمال ص ۸ / ۱۳۲

فَلَا تُصَلُّوْا اِلَّا بِهٖ فَوَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حِيْنَ يُزَايِلُ الْمَرْءُ لَيْلَهٗ وَيَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ طَعَامُهٗ وَ
شَرَابُهٗ فَاَتِمُّوْهَا حَظَّهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ اِذَا كَانَ الْقَيْظُ فَحِيْنَ تَزِيْغُ عَنِ الْفَلَكِ
حَتّٰى يَكُوْنَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَذٰلِكَ حِيْنَ يُهَجِّرُ الْمُهَجِّرُ فَاِذَا كَانَ الشِّتَاءُ فَحِيْنَ تَزِيْغُ عَنِ الْفَلَكِ
حَتّٰى تَكُوْنَ عَلٰى حَاجِبِكَ الْاَيْمَنِ مَعَ شُرُوْطِ اللّٰهِ فِي الْوُضُوْءِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَذٰلِكَ لِاَنْ
لَا يَنَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَبْلَ اَنْ تَصْفَارَّ قَدْرَ مَا
يَسِيْرُ الرَّاكِبُ عَلَى الْجَمَلِ الثِّقَالِ فَرْسَخَيْنِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةُ الْمَغْرِبِ حِيْنَ
تَقْرُبُ الشَّمْسُ وَيُفْطِرُ الصَّائِمُ وَصَلٰوةُ الْعِشَاءِ حِيْنَ يُعَسْعِسُ اللَّيْلُ وَتَذْهَبُ حُمْرَةُ
الْاُفُقِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ رَقَدَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَا اَرْقَدَ اللّٰهُ عَيْنَيْهِ هٰذِهٖ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ
اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا، يَقُوْلُ الرَّجُلُ قَدْ هَاجَرْتُ وَلَمْ يُهَاجِرْ وَاِنَّ
الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ هَجَرُوا السَّيِّئَاتِ وَيَقُوْلُ اَقْوَامٌ جَاهَدْنَا وَاِنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
مُجَاهَدَةُ الْعَدُوِّ وَاجْتِنَابُ الْحَرَامِ وَقَدْ يُقَاتِلُ اَقْوَامٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِتَالَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ
الْاَجْرَ وَلَا الذِّكْرَ وَاِنَّمَا الْقَتْلُ حَتْفٌ مِّنَ الْحُتُوْفِ وَكُلُّ امْرِءٍ عَلٰى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الرَّجُلَ
لَيُقَاتِلُ بِطَبِيْعَتِهٖ مِنَ الشَّجَاعَةِ فَيَحْمِيْ مَنْ يَّعْرِفُ وَمَنْ لَّا يَعْرِفُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَجْبُنُ بِطَبِيْعَتِهٖ
فَيُسْلِمُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ وَاِنَّ الْكَلْبَ لَيَهِرُّ مِنْ وَّرَاءِ اَهْلِهٖ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الصَّوْمَ حَرَامٌ يُجْتَنَبُ فِيْهِ
اَذَى الْمُسْلِمِيْنَ كَمَا يُمْنَعُ الرَّجُلُ مِنْ لَّذَّتِهٖ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالنِّسَاءِ فَذٰلِكَ الصِّيَامُ
التَّامُّ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسُهُمْ فَلَا يَرَوْنَ
عَلَيْهَا بِرًّا فَافْهَمُوْا مَا تُوْعَظُوْنَ بِهٖ فَاِنَّ الْحَرِيْبَ مَنْ حُرِبَ دِيْنَهٗ وَاِنَّ السَّعِيْدَ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ

وَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُبْتَدَعَاتُهَا وَاِنَّ الْاِقْتِصَادَ فِيْ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنَ الْاِجْتِهَادِ فِيْ بِدْعَةٍ وَاِنَّ النَّاسِ نَفْرَةً عَنْ سُلْطَانِهِمْ فَعَائِذٌ بِاللّٰهِ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ وَاِيَّاكُمْ ضَغَائِنُ مَجْبُوْلَةٌ وَّاَهْوَاءٌ مُّتَّبَعَةٌ وَّدُنْيَا مُؤْثَرَةٌ وَّقَدْ قَضَيْتُ الَّذِيْ عَلَيَّ فِيْمَا وَلَّانِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اُمُوْرِكُمْ وَوَعَظْتُكُمْ نُصْحًا لَّكُمْ وَقَدْ اَمَرْنَا لَكُمْ بِاَرْزَاقِكُمْ وَقَدْ جَنَّدْنَا لَكُمْ جُنُوْدَكُمْ وَهَيَّأْنَا لَكُمْ مَغَازِيَكُمْ وَاَثْبَتْنَا لَكُمْ مَنَازِلَكُمْ وَوَسَّعْنَا لَكُمْ مَا بَلَغَ فَيْئُكُمْ وَمَا قَاتَلْتُمْ عَلَيْهِ بِاَسْيَافِكُمْ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ عَلَى اللّٰهِ بَلْ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ عَلَيْكُمْ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ[له]

## خُطْبَةُ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْاَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا، اِذَا قَامَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِيْ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ فَاِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بِالْمَنَاكِبِ فَاِنَّ اِعْتِدَالَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ، اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ غُنْمٌ وَاِنَّ اَكْيَسَ الْكَيْسِ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَاكْتَسَبَ مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ نُوْرًا لِّظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَلْيَخْشَ عَبْدٌ اَنْ يَّحْشُرَهُ اللّٰهُ اَعْمٰى وَقَدْ كَانَ بَصِيْرًا وَقَدْ يَكْفِي الْحَكِيْمَ

---

[له] كنز العمال صـ ١٢١ ج ٨ ١٢ طرفه من خطبة ابي بكرؓ

من جوامع الكلم ، الأصم ينادى من مكان بعيد واعلم أن من كان الله معه لم يخف شيئا ومن كان الله عليه فمن يرجو بعده[1]

# خطبة سيدنا علي بن أبي طالب رضي الله عنه

الحمد لله رب العالمين أحمده وأستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فإنه قد دنا أجلي وأجلكم وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله، أرسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا. يا أيها الناس لا تكونوا ممن يرجو الآخرة بغير عمل ويؤخر التوبة بطول الأمل يقول في الدنيا قول الزاهدين ويعمل فيها عمل الراغبين إن أعطي منها لم يشبع وإن منع منها لم يقنع يعجز عن شكر ما أوتي ويبتغي الزيادة فيما بقي ويأمر ولا يأتي وينهى ولا ينتهي يحب الصالحين ولا يعمل بأعمالهم ويبغض الظالمين وهو منهم تغلبه نفسه على ما يظن ولا يغلبها على ما يستيقن إن استغنى فتن وإن مرض حزن وإن افتقر قنط ووهن فهو بين الذنب والنعمة يرتع يعافى فلا يشكر ويبتلى فلا يصبر كأن المحذر من الموت سواه وكأن من وعد وزجر غيره يا أغراض المنايا ويا رهائن الموت ويا وعاء الأسقام ويا نهبة الأيام ويا ثقل الدهر ويا فاكهة الزمان ويا نور الحدثان ويا خرس عند الحجج ويا غمرته الفتن وحيل بينه وبين معرفة العبر بحق أقول ما نجا من نجا إلا بمعرفة نفسه وما هلك من هلك إلا من تحت

---

[1] رواه مالك والبيهقي ص٥ من خطبة أبي بكر رض ۱۲

يديه قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا قوا انفسكم واهليكم نارا جعلنا الله وإياكم ممن سمع الوعظ فقبل ودعي إلى العمل فعمل [٥٤]

## وله كرم الله تعالى وجهه

الحمد لله رب العالمين احمده واستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فانه قد دنا اجلي واجلكم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا ايها الناس انما اهلك من كان قبلكم ركوبهم المعاصي ولم ينههم الربانيون والاحبار انزل الله بهم العقوبات الا فأمروا بالمعروف وانهوا عن المنكر قبل ان ينزل بكم الذي نزل بهم واعلموا ان الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر لا يقطع رزقا ولا يقرب اجلا ان الامر ينزل من السماء كقطر المطر الى كل نفس بما قدر الله لها من زيادة او نقصان في اهل او مال او نفس ورأى لغيره غيرة فلا يكونن ذلك له فتنة فان المرء المسلم ما لم يغش دناءة يظهر تخشعا لها اذا ذكرت ويغرى به لئام الناس كالياسر الفالج الذي ينتظر اول فوزة من قداحه توجب له المغنم وتدفع عنه المغرم فكذلك المرء المسلم البريء من الخيانة انما ينتظر احدى الحسنيين اذا ما دعا الله فما عند الله هو خير له واما ان يرزقه الله مالا فاذا هو ذو اهل ومال، الحرث حرثان المال والبنون حرث الدنيا والعمل الصالح حرث الآخرة وقد يجمعهما الله لاقوام [٥٥]

---

[٥٤] كنز العمال ص ٢٢١ ج ١٢ [٥٥] كنز ص ٢٢١ ج ١٢

# وقال علي كرم الله تعالى وجهه

الحمد لله رب العالمين احمده واستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فانه قد
دنا اجلي واجلكم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله
ارسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكٰفرين
ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا، عباد الله لا
تغرنكم الحيوة الدنيا فانها دار بالبلاء محفوفة وبالفناء معروفة وبالغدر موصوفة و
كل ما فيها الى زوال، وهي ما بين اهلها دول وسجال، لن يسلم من شرها نزالها،
بينا اهلها في رخاء وسرور، اذا هم منها في بلاء وغرور، العيش فيها مذموم والرخاء
فيها لا يدوم، وانما اهلها فيها اغراض مستهدفة ترميهم بسهامها وتقصمهم بحمامها،
عباد الله انكم وما انتم من هذه الدنيا عن سبيل من قد مضى ممن كان اطول منكم اعمارا
واشد منكم بطشا واعمر ديارا وابعد آثارا فاصبحت اصواتهم هامدة خامدة من
بعد طول تقلبها واجسادهم بالية وديارهم خالية وآثارهم عافية واستبدلوا بالقصور
المشيدة والسرر والنمارق الممهدة الصخور والاحجار المسندة في القبور اللاطية
الملحدة التي قد بين الخراب فناؤها وشيد بالتراب بناؤها فمحلها مقترب وساكنها
مغترب بين اهل عمارة موحشين واهل محلة متشاغلين لا يستأنسون بالعمران و
لا يتواصلون تواصل الجيران على ما بينهم من قرب الجوار ودنو الدار وكيف يكون

بينهم تواصل وقد طحنهم بكلكله البلى وأكلتهم الجنادل والثرى، فأصبحوا بعد الحيوة أمواتاً وبعد غضارة العيش رفاتاً، فجع بهم الأحباب وسكنوا التراب فظعنوا فليس لهم إياب هيهات هيهات، كلا إنها كلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ إلى يوم يبعثون، فكأن قد صرتم إلى ما صاروا إليه من الوحدة والبلى في دار الموتى، وارتهنتم في ذلك المضجع وضمكم ذلك المستودع، فكيف بكم لو قد تناهت الأمور وبعثرت القبور وحصل ما في الصدور، وأوقفتم للتحصيل بين يدي ملك جليل فطارت القلوب، لإشفاقها من سالف الذنوب، وهتكت عنكم الحجب والأستار فظهرت منكم العيوب والأسرار هنالك تجزى كل نفس بما كسبت ليجزي الذين أساؤا بما عملوا ويجزي الذين أحسنوا بالحسنى ووضع الكتاب فترى المجرمين مشفقين مما فيه ويقولون يا ويلتنا ما لهذا الكتاب لا يغادر صغيرة ولا كبيرة إلا أحصاها ووجدوا ما عملوا حاضراً ولا يظلم ربك احد جعلنا الله وإياكم عاملين بكتابه متبعين لأوليائه حتى يحلنا وإياكم دار المقامة من فضله إنه حميد مجيد[1]

## خطبة عمر بن عبد العزيز رضي الله تعالى عنه

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهدى الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، من يطع الله ورسوله

---

[1] كنز العمال ص ٢١٩/٨ ١٢

فقد رشد ومن يعص الله ورسوله فقد غوى، أيها الناس أصلحوا أسراركم تصلح علانيتكم
واعملوا لآخرتكم تكفوا دنياكم، واعلموا أن رجلا ليس بينه وبين آدم أب حي لمعرق
له في الموت والسلام عليكم، اتقوا الله أيها الناس وأجملوا في الطلب فإنه إن كان لكم
رزق في رأس جبل أو حضيض أرض يأتيه، ألا إن ما سن رسول الله صلى الله عليه
وسلم وصاحباه فهو دين ننتهي إليه، وما سن سواهما فإنا نرجئه يا عبادي الذين
أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله يغفر الذنوب جميعا إنه هو الغفور
الرحيم ۝ وأنيبوا إلى ربكم وأسلموا له من قبل أن يأتيكم العذاب بغتة وأنتم لا
تشعرون ۝ أن تقول نفس يا حسرتى على ما فرطت في جنب الله وإن كنت لمن
الساخرين ۝ أو تقول لو أن الله هداني لكنت من المتقين ۝ أو تقول حين ترى العذاب
لو أن لي كرة فأكون من المحسنين ۝ بلى قد جاءتك آياتي فكذبت بها واستكبرت وكنت
من الكفرين ۝ ويوم القيمة ترى الذين كذبوا على الله وجوههم مسودة ۝ أليس في
جهنم مثوى للمتكبرين ۝ وينجي الله الذين اتقوا بمفازتهم لا يمسهم السوء ولا هم
يحزنون ۝ الله خالق كل شيء وهو على كل شيء وكيل ۝ [له]

## الخطبة المأثورة من الإمام الفقيه أبي الليث رحمه الله تعالى

الحمد لله الذي لم يزل ولا يزال حيا قيوما عالما قديرا آمرا سميعا بصيرا ونشهد أن لا
إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وكبره تكبيرا ونشهد أن سيدنا و

---

[له] تاريخ الخلفاء ۱۲

مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ أُرْسِلَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا، أَمَّا بَعْدُ فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا إِلٰى مَعَالِمِكُمْ وَإِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْا إِلٰى نِهَايَتِكُمْ فَإِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ، بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ، وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ قَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ بِهٖ، فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ، وَمِنْ حَيٰوتِهٖ لِمَوْتِهٖ، وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ، وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهٖ، فَإِنَّ الدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ وَإِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ وَّلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ إِلَّا الْجَنَّةُ أَوِ النَّارُ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ، أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ أَجْمَعِيْنَ.

## الخطبة للامام الشاه ولي الله رحمه الله تعالى

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَقَدْ أَتٰى عَلَيْهِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا، فَسَوّٰهُ وَعَدَلَهٗ وَعَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ فَضَّلَهٗ وَجَعَلَهٗ سَمِيْعًا بَصِيْرًا، ثُمَّ هَدَاهُ السَّبِيْلَ وَنَصَبَ لَهُ الدَّلِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا، أَمَّا الْكٰفِرُوْنَ فَأَعْتَدَّ لَهُمْ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَّسَعِيْرًا، يُعَذَّبُوْنَ بِأَصْنَافِ الْعَذَابِ يُنَادُوْنَ وَيَدْعُوْنَ ثُبُوْرًا، وَأَمَّا الشَّاكِرُوْنَ فَنَعَّمَهُمْ وَكَرَّمَهُمْ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا، إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا، فَسُبْحَانَ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ عَلِيْمًا قَدِيْرًا

واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله، بعثه بين
يدي الساعة ليكون للعالمين نذيرا واتاه جوامع الكلم ومنابع الحكم ووعده مقاما
محمودا وجعله سراجا منيرا، اما بعد فاني اوصيكم ونفسي اولا بتقوى الله واحذركم
يوما عبوسا قمطريرا يوم تبلى كل نفس ولا يقبل منها شفاعة ولا يؤخذ منها عدل و
لا تجد نصيرا، يومئذ يندم الانسان ولا ينفعه الندم ويطلب العود الى الدنيا و
هيهات ان يعود ويخرج له كتاب يلقاه منشورا، يا ابن ادم من اصبح على الدنيا حزينا
لم يزدد من الله الا بعدا وفي الدنيا الا كدا وفي الاخرة الا جهدا ولم يزل ممقوتا مهجورا
يا ابن ادم ترزق الرزق فان الرزق مقسوم والحريص محروم والاستقصاء مشؤم
والاجل محتوم وقد فاز من لم يحمل من الظلم نقيرا، يا ابن ادم خير الحكم خشية الله و
وخير الغنى غنى القلب وخير الزاد التقوى وخير ما اعطيتم العافية وكان ربك قديرا
وخير الكلام كلام الله واحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الامور
محدثاتها لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له وكفى بربك بذنوب عباده
خبيرا بصيرا، اعوذ بالله من الشيطان الرجيم من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما
نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلها مذموما مدحورا، ومن اراد الاخرة وسعى لها
سعيها وهو مؤمن فاولئك كان سعيهم مشكورا، اللهم اغفر ذنوبنا واخف عيوبنا و
استر عوراتنا وكن لنا معينا وظهيرا، واقض حاجاتنا واشف عاهاتنا واد ديوننا و
كفى بك مجيبا قريبا عليما خبيرا،

# الخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ (٥) مِنَ الشَّاهِ وَلِيِّ اللهِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالىٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰى ذِكْرِ اللهِ الْأَخْيَرُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ، مَنْ أَطَاعَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى، رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ، اَللّٰهُمَّ أَمْطِرْ شَآبِيْبَ رِضْوَانِكَ عَلَى السَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ، خُصُوْصًا عَلَى الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ فِي الْغَارِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ قَامِعِ أَسَاسِ الْكُفَّارِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعُثْمَانَ ذِي النُّوْرَيْنِ كَامِلِ الْحَيَآءِ وَالْوَقَارِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى أَسَدِ اللهِ الْجَبَّارِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْإِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ أَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَأَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى أُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ

بَيْنَ النَّاسِ أَبِي عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَأَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ، أُولٰئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، اَللّٰهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِنُصْرَةِ السُّلْطَانِ الْعَادِلِ، اَللّٰهُمَّ وَفِّقْهُ وَوَفِّقْنَا لِمَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاجْعَلْ اٰخِرَتَهُ وَاٰخِرَتَنَا خَيْرًا مِّنَ الْأُوْلٰى، اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ، إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ، يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللهَ الْعَلِيَّ الْعَظِيْمَ
يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ تَعَالٰى أَعْلٰى وَأَوْلٰى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَكْبَرُ

## الخطبة الأولى لشاه محمد اسمعيل الشهيد رحمه الله تعالى

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلِيِّ الذَّاتِ عَظِيْمِ الصِّفَاتِ سَنِيِّ السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّأْنِ، جَلِيْلِ الْقَدْرِ رَفِيْعِ
الذِّكْرِ مُطَاعِ الْأَمْرِ جَلِيِّ الْبُرْهَانِ، فَخِيْمِ الْاِسْمِ غَزِيْرِ الْعِلْمِ وَسِيْعِ الْحِلْمِ كَثِيْرِ الْغُفْرَانِ،
جَمِيْلِ الثَّنَاءِ جَزِيْلِ الْعَطَاءِ مُجِيْبِ الدُّعَاءِ عَمِيْمِ الْإِحْسَانِ، سَرِيْعِ الْحِسَابِ شَدِيْدِ
الْعِقَابِ أَلِيْمِ الْعَذَابِ عَزِيْزِ السُّلْطَانِ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ
فِي الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ إِلَى
الْأَسْوَدِ وَالْأَحْمَرِ، الْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ، وَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ،
أَمَّا بَعْدُ فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللهَ فَإِنَّ التَّوْحِيْدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ، وَاتَّقُوا اللهَ

فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ، وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِيْ اِلَى الْاِطَاعَةِ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى، وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِيْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ، وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ، وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ الْخَاسِرِيْنَ، اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ، وَادْعُوْهُ فَاِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيْبُ الدَّاعِيْنَ، وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ، بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ، وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ،

## الخطبة الثانية منه رحمه الله تعالى

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۝ اَمَّا بَعْدُ

فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ ہ وَأَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى ہ وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ ہ وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہ وَأَشْرَفُ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللّٰهِ ہ وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ہ وَخَيْرُ الْأُمُورِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَأَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ ہ وَأَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى ہ وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ ہ وَخَيْرُ الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ ہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَأْتِي الصَّلٰوةَ إِلَّا دُبُرًا ہ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ إِلَّا هُجْرًا ہ وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوبُ ہ وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ ہ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى ہ وَخَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِينُ ہ وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ ہ وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ ہ وَالْغُلُولُ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ ہ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ ہ وَالشِّعْرُ مِنْ مَزَامِيرِ إِبْلِيسَ ہ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ ہ وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ ہ وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُونِ ہ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبٰوا ہ وَشَرُّ الْمَآكِلِ مَالُ الْيَتِيمِ ہ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ ہ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهٖ ہ وَإِنَّمَا يَصِيرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَوْضِعِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ ہ وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ ہ وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ ہ وَأَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ہ وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ ہ وَمَنْ يَّتَأَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ ہ وَشَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ ہ وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللّٰهُ ہ وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ ہ وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ ہ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ ہ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ہ وَأَحْيَاهُمْ عُثْمَانُ ہ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ ہ وَسَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ہ وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ ہ

وَسَيِّدُ الشُّهَدَآءِ حَمْزَةُ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا
اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ بَعْدِيْ غَرَضًا ۝ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ
اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَخَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
وَالسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مَنْ اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهٗ اَهَانَهُ اللّٰهُ ۝ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا
اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ
ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اُذْكُرُوا
اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ

## خطبة شهر الربيع

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِرْغَامًا لِّمَنْ
جَحَدَ بِهٖ وَكَفَرَ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْخَلْقِ وَ
الْبَشَرِ ۝ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا اتَّصَلَتْ عَيْنٌ بِنَظَرٍ وَّاُذُنٌ بِخَبَرٍ ۝
اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَنِ ۝ وَذَرُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ ۝ وَحَافِظُوْا عَلَى الطَّاعَةِ ۝ وَحُضُوْرِ الْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَةِ ۝ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَ
تَعَالٰى اَمَرَكُمْ بِاَمْرٍ بَدَاَ فِيْهِ بِنَفْسِهٖ ۝ وَثَنّٰى بِالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُسَبِّحَةِ بِقُدْسِهٖ ۝ وَثَلَّثَ

يَآ اَيُّهَا

بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ جِنِّ الْعَالَمِ وَاِنْسِهٖ ٥ فَقَالَ تَعَالٰى وَلَمْ يَزَلْ قَائِلًا عَلِيْمًا ٥ تَنْبِيْهًا لَنَا وَ
تَعْلِيْمًا ٥ وَتَشْرِيْفًا لِقَدْرِ نَبِيِّنَا سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيْمًا ٥
بِقَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا ٥ فَاَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ يُعْظِمْ لَكُمْ رَبُّكُمْ اَجْرًا ٥ فَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ٥ وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ سَيِّدُ التَّقِيِّ ٥ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ ٥ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥ اَللّٰهُمَّ
وَارْضَ عَنْ صِدِّيْقِ نَبِيِّكَ وَصَدِيْقِهٖ ٥ وَصَاحِبِهٖ فِي الْغَارِ وَرَفِيْقِهٖ ٥ اَلسَّابِقِ اِلٰى
شَرَفِ التَّصْدِيْقِ ٥ اَلْمُسَمّٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ وَالْمُلَقَّبِ بِعَتِيْقٍ ٥ اَلْاِمَامِ الْجَلِيْلِ سَيِّدِنَا
اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ ٥ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنِ الْاِمَامِ الْاَوَّابِ ٥ اَلنَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ ٥
اَلْاِمَامِ الْجَلِيْلِ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ٥ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَمَّنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَ
اَعَانَ ٥ وَبَايَعَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ٥ مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْهُ
مَلٰئِكَةُ الرَّحْمٰنِ ٥ اَلْاِمَامِ الْجَلِيْلِ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ٥ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنْ
رَابِعِ الْخُلَفَاءِ وَصِهْرِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى ٥ لَيْثِ بَنِيْ غَالِبٍ ٥ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ ٥
اَلْاِمَامِ الْجَلِيْلِ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ٥ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنِ السِّتَّةِ الْبَاقِيْنَ مِنَ

العشرة الكرام ۵ المقطوع لهم بالجنة دار السلام ۵ طلحة الخير وسيف الله الزبير و
سعد وسعيد وعبد الرحمن بن عوف وابي عبيدة بن الجراح الهمام ۵ وارض اللهم
عن السيدين الشهيدين ۵ والقمرين المنيرين ۵ ريحانتي سيد الكونين ۵ ابي محمد
سيدنا الحسن وابي عبد الله سيدنا الحسين ۵ وارض اللهم عن امهما الزهراء
البتول ۵ سيدتنا فاطمة بنت سيدنا الرسول ۵ وارض اللهم عن المطهرين من
الادناس والارجاس ۵ عمي نبيك سيدنا حمزة وسيدنا العباس ۵ وارض اللهم
عن ابن عم نبيك يا رحمن ۵ سيدنا عبد الله بن عباس ترجمان القرآن ۵ وارض
اللهم عن ازواج نبيك الطاهرات امهات المؤمنين ۵ وعن بقية الصحابة والتابعين
وتابع التابعين ۵ وتابعيهم باحسان الى يوم الدين ۵ اللهم لا تجعل لاحد منهم في عنقنا
ظلامة ۵ ونجنا بحبهم من اهوال يوم القيامة ۵ واجعلهم شفعاء لنا عندك يوم
المحشر ۵ اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات ۵ الاحياء منهم
والاموات ۵ ربنا انك سميع قريب مجيب الدعوات يا رب العالمين ۵ اللهم يا من
لا يرد سائله ۵ ولا يخيب لمحتاج وسائله ۵ يا من امره بين الكاف والنون ۵ ومن
اذا اراد شيئا قال له كن فيكون ۵ نتوسل اليك بجاه نبيك الامين المامون ۵ ان
تنصر الاسلام والمسلمين ۵ وتنجز وعدك حقا علينا نصر المؤمنين ۵ اللهم اعز
الاسلام والمسلمين ۵ واذل الكفرة والمبتدعة والمشركين ۵ اللهم شتت شملهم ۵
اللهم مزق جمعهم ۵ اللهم دمر ديارهم ۵ اللهم انصر سلاطين الاسلام والمسلمين ۵

وَانْصُرْ جُيُوْشَ الْمُوَحِّدِيْنَ ۝ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ ۝ وَاشْكُرُوْهُ عَلٰى نِعَمِهٖ يَزِدْكُمْ ۝ وَاسْئَلُوْهُ مِنْ فَضْلِهٖ يُعْطِكُمْ ۝ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَكْبَرُ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

## الخطبة الثانية من خطب الجمعة بتصنيف حجة الاسلام مولانا شبير احمد العثماني عم فيضه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۝ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَيْهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۝ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ۝ وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۝ وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ۝ وَرَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ۝ وَاَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ۝ وَاِنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا

كَانَ قَبْلَهَا وَالْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ ہ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ہ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ہ وَالطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ ہ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ ہ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ہ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ ہ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ ہ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَّفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا ہ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْ بَكْرٍ ہ وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ہ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ہ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ ہ وَأَقْرَأُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ہ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ ہ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ ہ وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ہ وَإِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ہ وَخَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ ہ وَمَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ لَهْجَةً مِّنْ أَبِيْ ذَرٍّ ہ وَسَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ہ وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ ہ وَسَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ ہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَعَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِيْنَ ہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا ہ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ بَعْدِيْ غَرَضًا ہ مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ ہ وَخَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ہ وَالسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ مَنْ أَكْرَمَهٗ

أكرمه الله ، ومن أهانه أهانه الله ۝ اللهم اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا إنك رءوف رحيم ۝ اللهم أيد الإسلام والمسلمين بالإمام العادل والخير والطاعات ۝ واتباع سنن سيد الموجودات ۝ اللهم انصر من نصر دين سيدنا محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم واجعلنا منهم ۝ واخذل من خذل دين سيدنا محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم ولا تجعلنا معهم ۝ عباد الله رحمكم الله ۝ إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون ۝ اذكروا الله يذكركم وادعوه يستجب لكم ولذكر الله أكبر ۝ والله يعلم ما تصنعون ۝

## خطبۂ عید الفطر اولیٰ

الحمد لله أستعينه وأستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فإنه لا يضر إلا نفسه ولا يضر الله شيئا

الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى يوم الفطر ركعتين لم يصل قبلهما ولا بعدهما

الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد وعن أنس قال

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ
يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ
فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ
اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ
الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ
عِيْدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ
مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى
طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ
الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰىكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ بِنِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا ۝ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَيَرْجِعُ مَاشِيًا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهِ وَعَنْهُ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ ۝ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهٖ اِعْتِمَادًا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ ۝ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْأَضْحٰى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ سُئِلَ

ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ٥ قَالَ عَطَآءٌ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَآءَ وَّلَا شَيْءَ لَا نِدَآءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ،

---

؎ كله عن المشكوٰة الا ما روى عن ابن عمر كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الى العيد ماشيا فهو عن ابن ماجه ١٢

# خطبة عيد الاضحى

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ

وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ

وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ

إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ اَللّٰهُ أَكْبَرُ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ٥ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّيْ أُرِيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ أَذْهَبَ
لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ نِصْفَ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا
قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا
اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ
الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ
يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهٖ اِعْتِمَادًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ
عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ
فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ
مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۵
وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلٰى
اسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى وَعَنْ
اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ
بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً
اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا

وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهٖ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّأُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ رَأَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُّضَحِّيَ بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ وَعَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَأَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ أَرْبَعًا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝

---

لہ كلها عن المشكوة ۱۲

# خُطْبَةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ
شَيْئًا اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ
اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَفْعَلُ مَا
تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا
اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَّرِيْعًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا
غَيْرَ ضَارٍّ ۝ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ۝
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ۝
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْعًا غَدَقًا مُّجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا دَآئِمًا ۝ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بِالْبِلَادِ وَالْعِبَادِ وَالْبَهَائِمِ وَالْخَلْقِ مِنَ اللَّاْوَآءِ
وَالْجَهْدِ وَالضَّنْكِ مَا لَا نَشْكُوْهُ اِلَّا اِلَيْكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ وَ
اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَآءِ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجَهْدَ وَالْجُوْعَ وَ
الْعُرْيَ وَاكْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ مَا لَا يَكْشِفُهٗ غَيْرُكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ اِنَّكَ

كُنْتَ غَفَّارًا فَأَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا ۝ اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلٰى أَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا ۝ اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ أَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ أَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلٰى أَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ أَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا ۝ اَللّٰهُمَّ فَأَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَّأَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَائِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ ۝[1]

# خطبة النكاح عن النبي صلى الله عليه وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰۤأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰۤأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يٰۤأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ[2] لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

---

[1] حصن حصين ١٢ [2] حصن حصين ١٢

# خطبۃ اخریٰ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد لله المحمود بنعمته ۵ المعبود بقدرته ۵ المطاع بسلطانه ۵ المرهوب من عذابه وسطوته ۵ النافذ امره في سمائه وارضه ۵ الذي خلق الخلق بقدرته وامرهم باحكامه ۵ واعزهم بدينه ۵ واكرمهم بنبيه محمد صلى الله عليه وسلم وان الله تعالى تبارك اسمه وتعالت عظمته جعل المصاهرة سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج به الارحام والزم الانام ۵ فقال عز من قائل وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا ۵ فامر الله يجري الى قضائه ۵ وقضاؤه يجري الى قدره ۵ ولكل قضاء قدر ۵ ولكل قدر اجل ۵ ولكل اجل كتاب ۵ يمحو الله ما يشاء ويثبت ۵ وعنده ام الكتاب ۵[1]

(ہدایت متعلق نکاح) یہ دونوں خطبے جو اوپر درج کیے گئے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں؛ اسلئے ان میں سے کسی ایک کو پڑھنا مسنون ہے۔ نیز مسنون یہ ہے کہ لڑکی کے اولیا میں سے کوئی عالم و متقی شخص ہو تو وہی نکاح پڑھائے، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدۃ النساء فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح خود پڑھایا تھا وہ نہ ہو تو جو محلہ یا شہر میں متقی پرہیزگار عالم ہو وہ بہتر ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ خطبۂ نکاح پڑھ کر طرفین سے ایجاب و قبول با آواز بلند کرائیے، اگر عربی سمجھتے ہوں تو عربی میں مستحب ہے، ورنہ ایک بار عربی میں اور دو بار طرفین کی زبان میں کرلیجئے، پھر طبق چھوہارے کا لوگوں میں تقسیم کیا جائے پھر سب حاضرین دولہا کو مبارکباد دیں۔ اور مبارکباد دینے کے لئے یہ الفاظ مسنون ہیں:۔

"بارک اللہ لک و بارک اللہ علیک و جمع بینکما فی خیر"

---

[1] ریاض النضرۃ کذا فی حاشیۃ حصن حصین واما تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنتہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فخطب بہذا ۱۲

# "احکام عید الفطر و صدقہ فطر"

عید الفطر کے دن تیرہ[١٣] چیزیں مسنون ہیں: شرع[١] کے موافق اپنی آرائش کرنا۔ غسل[٢] کرنا۔ مسواک[٣] کرنا۔ عمدہ[٤] سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ خوشبو[٥] لگانا۔ صبح[٦] کو بہت سویرے اٹھنا۔ عیدگاہ[٧] میں بہت سویرے جانا۔ عیدگاہ[٨] جانے سے پہلے کوئی شیریں چیز کھانا۔ عیدگاہ[٩] جانے سے پہلے صدقہ فطر دیدینا۔ عید[١٠] کی نماز عیدگاہ میں جاکر پڑھنا (یعنی بغیر کسی عذر کے شہر کی مسجد میں نہ پڑھے) جس راستہ[١١] سے عیدگاہ جائے اُسکے سوا کسی دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ پیادہ[١٢] پا جانا۔ راستہ[١٣] میں "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ" آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

ہر مرد و عورت مسلمان جس کے پاس ساڑھے باون[٥٢½] تولہ چاندی یا ساڑھے سات[٧½] تولہ سونا یا اسی قدر مالیت کا اسباب ضروری حاجت سے زائد ہو، اُس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اگرچہ وہ اسباب تجارت کا نہ ہو اور خواہ روزے بھی کسی وجہ سے نہ رکھے ہوں۔

اگر گیہوں یا اُسکا آٹا دے تو نصف صاع واجب ہے۔ جو انگریزی تول سے دو سیر سے کچھ کم ہوتا ہے مگر احتیاطاً دو سیر دیدینا چاہئے۔ اگر جَو دینا چاہے تو اُسکا دوچند دیدے۔

اور اگر علاوہ اسکے کچھ اور دینا چاہے مثلاً جوار، چنا، باجرہ، چاول وغیرہ۔ تو اسقدر دے کہ اسکی قیمت دو سیر گیہوں یا چار سیر جَو کے برابر ہو جائے۔

نابالغ اولاد کیطرف سے بھی فطرہ دینا واجب ہے، جبکہ وہ خود مالک نصاب نہ ہو، ورنہ خود اسی کے مال میں سے ادا کرے۔ بالغ اولاد اگر مجنون ہو اور مالک نصاب نہ ہو تو اُسکی جانب سے بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ اور مالدار ہو تو اُسی کے مال میں سے دیا جائیگا۔

جو بچہ عید الفطر کی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا اور جو شخص صبح صادق سے پہلے مرجائے، دونوں کا فطرہ واجب نہ ہوگا اور مستحب یہ ہے کہ عید کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کردے اور یہ بھی جائز ہے کہ صدقہ فطر عید الفطر سے پہلے یا کچھ دنوں بعد دیدے۔ "واللہ اعلم وعلمہ اتم"

# احکام عید الاضحیٰ و قربانی

عید الاضحیٰ میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں ہیں، فرق اسقدر ہے کہ عید الفطر میں عیدگاہ جانیسے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے، اور عید الاضحیٰ میں یہ نہیں ہے۔ اور عید الفطر میں راستہ میں چلتے وقت تکبیر آہستہ مسنون ہے اور عید الاضحیٰ میں بلند آواز سے۔ اور عید الفطر کی نماز کسیقدر دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عید الاضحیٰ میں سویرے پڑھنا۔ نیز یہاں بجائے صدقہ الفطر کے قربانی ہے اور اسکا وقت بعد نماز ہے۔

ہر مرد و عورت مسلمان مقیم جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی مالیت کا اسباب ضروری روزمرہ کی حاجت سے زائد ہو، اُس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے۔

اونٹ، بکرا، دنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس نر ہو یا مادہ سب درست ہے۔ گائے بھینس دو برس سے کم اور بکری ایک سال سے کم اور اونٹ پانچ برس سے کم کی قربانی درست نہیں ہے۔ اور دنبہ چھ ماہ کا بھی درست ہے جبکہ خوب فربہ ہو اور سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اونٹ، گائے و بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں مگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہونا چاہئے۔

قربانی کا جانور بے عیب ہونا چاہئے، لنگڑا، اندھا، کانا اور بہت لاغر اور جسکا کوئی عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو درست نہیں ہے۔ خصی یعنی بدھیا اور جس جانور کے سینگ نکلے ہی نہوں قربانی درست ہے۔

پوپلی یعنی جس کے دانت نہ رہے ہوں اور بوچی یعنی جسکے پیدائشی کان نہوں جائز نہیں۔

دسویں تاریخ بعد نماز عید سے بارہویں تاریخ کی غروب آفتاب تک قربانی کا وقت ہے۔ اور گاؤں والوں کو یہ بھی جائز ہے کہ نماز عید سے پہلے ہی صبح کو قربانی کرلیں اور اسکے بعد نماز کیلئے کسی قریب کے قصبہ میں جائیں۔

اگر قربانی شرکت میں کریں تو محض اندازے سے گوشت نہ تقسیم کیا جائے، بلکہ تول کر پورے پورے حصے کئے جائیں، البتہ جس حصہ میں سری پائے یا کھال کو شریک کردیا جائے اُسمیں گوشت کم بھی ہو تو جائز ہے۔

بہتر یہ ہے کہ کم سے کم ایک تہائی گوشت خیرات کردیا جائے۔ اور قربانی کا گوشت کافر کو بھی دینا جائز ہے بشرطیکہ اُجرت میں نہ دیا جائے۔

قربانی کی کوئی چیز قصاب کو بھی اجرت میں دینا جائز نہیں ہے، اور قربانی کے جانور کی رسّی، جھول وغیرہ کو بھی صدقہ کردینا افضل ہے۔ اور اسکی کھال کو فروخت کر کے قیمت کو بھی صدقہ کردینا ضروری ہے البتہ اگر کھال کو اپنے کام میں لائے مثلاً ڈول، مشک یا جانماز وغیرہ بنالے تو وہ بھی درست ہے۔ قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت دعا پڑھنا شرط نہیں ہے کہ بغیر اسکے قربانی نہو، بلکہ جسکو دعا یاد نہ ہو وہ "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرلے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

(نوٹ) عید الفطر و عید الاضحیٰ کے چند ضروری احکام یہاں ذکر کردیئے گئے ہیں مفصل احکام کیلئے کتب فقہ یا علماء کی طرف رجوع کیا جائے

منقولہ الاحقر۔ سید محمد احمد رضا، عفا اللہ عنہ بجنوری۔ ناظم مجلس علمی ڈابھیل سملک۔ (سورت)